SHEHRI-CBE 2010

101 باتیں جو آپ پولیس کے بارے میں جاننا چاہتے تھے لیکن پوچھنے سے ڈرتے تھے

NED
NATIONAL ENDOWMENT FOR DEMOCRACY (NED)

SHEHRI
CITIZENS FOR A BETTER ENVIRONMENT

COMMONWEALTH HUMAN RIGHTS INITIATIVE (CHRI)

شہری

شہری برائے بہتر ماحول

شہری برائے بہتر ماحول (شہری سی۔بی۔ای) کا قیام 1990ء میں عمل میں آیا اور اس کو بطور غیر منافع بخش تنظیم کے سوسائٹیز ایکٹ 1860,XXI کے تحت رجسٹر کروایا گیا۔ شہری۔سی۔بی۔ای ماحولیات اور شہری مسائل سے متعلق متعدد امور پر کام کرتی ہے۔ جیسا کہ اراضی کا استعمال اور علاقہ بندی، ٹھوس مواد کا انتظام، قدرت کا تحفظ، انسانی حقوق اور مقامی حکمرانی سے متعلقہ پالیسی کے مباحث۔ شہری سی۔بی۔ای مقامی افراد اور حکومتی ایجنسیوں کے درمیان مشترکہ عمل اور شراکت کے حقدار مسائل اور معاملات پر مکالمے اور بین عمل کا انتظام کرنے میں خصوصی مہارت رکھتی ہے۔

مقاصد:

1- ایک باشعور اور سرگرم عمل سول سوسائٹی، اچھی حکمرانی، شفافیت اور قانون کی حکمرانی کو قائم کرنا۔
2- تحقیق/دستاویز بندی، مکالمے اور سرکاری پالیسیوں کے اثر کو فروغ دینا۔
3- ایک مؤثر اور نمائندہ مقامی حکومتوں کا نظام قائم کرنا مثلاً صلاحیتوں کی تعمیر اور تربیت کے ذریعے۔
4- کراچی شہر کے لیے ایک نمائندہ ماسٹر پلان/زوننگ پلان تیار کرنا اور اس کا مؤثر انداز سے نفاذ کروانا۔
5- معاشرے میں بنیادی انسانی حقوق پر عمل درآمد کروانا۔

دی نیشنل اینڈ وومنٹ فار ڈیموکریسی (NED)

دی نیشنل اینڈ وومنٹ فار ڈیموکریسی، جس کا قیام 1983ء میں ہوا، ایک نجی، غیر منافع بخش فاؤنڈیشن ہے جو کہ پوری دنیا میں جمہوری اداروں کے فروغ اور استحکام کے لیے وقف ہے۔ ہر سال یو۔ایس کانگریس کی فنڈنگ سے این۔ای۔ڈی بیرونِ ملک غیر سرکاری گروپوں کے ایک ہزار پروجیکٹ کے لیے مدد دیتی ہے جو کہ نوّے سے زیادہ ممالک میں جمہوری مقاصد کے لیے کام کرتے ہیں۔

کامن ویلتھ ہیومن رائٹس انیشیٹیو (CHRI)

اس مطبوعہ کا بنیادی تصور کامن ویلتھ ہیومن رائٹس انیشیٹیو (CHRI) نے تشکیل دیا۔

CHRI ایک آزاد، غیر جانبدار، بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیم ہے، جس کو یہ اختیار حاصل ہے کہ دولتِ مشترکہ کے ممالک میں حقوقِ انسانی کو عملی طور پر یقینی بنائے۔ 1987ء میں دولتِ مشترکہ کی متعدد پیشہ ورانہ تنظیموں نے CHRI کی بنیاد رکھی۔ ان کا یقین ہے کہ دولتِ مشترکہ اپنے رکن ممالک کو اقدار اور قانونی اصولوں کا ایک مشترک مجموعہ مہیا کرتی ہے جن پر عمل کر کے انسانی حقوق کو فروغ دیا جاسکتا ہے لیکن دولتِ مشترکہ کے اندر حقوقِ انسانی کے مسائل پر کم توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

یہ CHRI کے مقاصد میں شامل ہے کہ کامن ویلتھ ہرارے پرنسپلز، حقوقِ انسانی کے عالمی اعلامیے اور دوسرے بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حقوقِ انسانی کے معاہدوں اور ساتھ ہی ان ملکی معاہدات کا شعور اور ان سے وابستگی فروغ پائے جو کہ دولتِ مشترکہ کی رکن ریاستوں میں حقوقِ انسانی کی اعانت کرتے ہیں۔

101 باتیں جو آپ پولیس کے بارے میں
جاننا چاہتے تھے
لیکن پوچھنے سے ڈرتے تھے

مرتب:

امبر علی بھائی

گل مینا بلال احمد

© جملہ حقوق محفوظ ہیں

آئی ایس بی این 978-969-9491-00-9
ترجمہ انور شاہین
تصاویر نائلہ احمد
پبلشر شہری سی۔بی۔ای
info@shehri.org
پرنٹر پاکستانی ادب پبلی کیشنز
225/1، پینوراما سینٹر 1، فاطمہ جناح روڈ، صدر کراچی
pakistaniadabpublications@gmail.com
اشاعت اوّل مئی 2010ء

اس کتابچے کی اشاعت نیشنل اینڈوومنٹ فار ڈیموکریسی (NED) کے تعاون سے ممکن ہوئی

پیش لفظ

ہمارا واسطہ روزانہ پولیس سے پڑتا ہے۔ ہم انہیں اپنے کئی اقسام کے فرائض ادا کرتے دیکھتے ہیں۔ مثلاً ٹریفک کو باقاعدہ بناتے، اہم شخصیات کی حفاظت کرتے، ہجوم پر قابو پاتے، لوگوں کو عدالتوں تک اپنی تحویل میں لے جاتے، تھانے میں شکایات درج کرتے یا مجرموں اور شدت پسندوں کا مقابلہ کرتے ہوئے۔ ہم اخبارات، ٹی۔وی اور زبانی طریقوں سے بھی پولیس کے بارے میں بہت کچھ سنتے ہیں ہر شخص کی پولیس کے بارے میں کوئی نہ کوئی رائے ضرور ہے اور اکثر یہ رائے کچھ زیادہ اچھی بھی نہیں ہوتی۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ زیادہ تر لوگ پولیس کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں۔

جیسی جمہوریت ہمارے یہاں ہے اس میں پولیس حکومتِ وقت کی وہ ایجنٹ نہیں جو وردی میں ہو اور لوگوں کو مجبور کر کے اپنے کنٹرول میں رکھتی ہو، بلکہ یہ تو فائر بریگیڈ یا مالیاتی خدمت کے محکموں کی طرح، ایک لازمی سروس ہے جو قانون کے تحت ہم میں سے ہر کسی کی حفاظت کا فرض انجام دیتی ہے۔ بیوروکریٹس کی طرح پولیس بھی عوام کی خادم ہے، جس کو عوام کی خدمت کے لیے عوام ہی کے وسیلے سے معاوضہ دیا جاتا ہے۔

جس طرح پولیس پر ہمارے متعلق کچھ فرائض ہیں اسی طرح لوگوں پر بھی پولیس سے متعلق کچھ فرض عائد ہوتا ہے۔ ذمہ دار شہری ہونے کے ناتے پولیس سے خوفزدہ ہونا یا صرف مصیبت کے وقت اس کی مدد حاصل کرنا کافی نہیں ہے۔ عوام اور پولیس دونوں کو مل کر قانون کی بالادستی کے لیے کام کرنا ہوتا ہے۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ پولیس کے بارے میں یہ علم ہو کہ اس کے فرائض اور چیلنج کیا کیا ہیں، وہ کیا کرتے ہیں اور کیسے کرتے ہیں، ان کی تنظیم کس طرح کی ہے، اور ان کے اختیارات اور فرائض کی جدوجہد کیا ہیں۔ ہمارے لیے یہ جاننا بھی اہم ہے کہ ہمارے اپنے حقوق اور فرائض کیا ہیں تاکہ پولیس اور شہریوں میں سے کوئی بھی قانون شکنی نہ کرے اور نہ ہی قانون کی پہنچ سے باہر ہو۔ یہی مفہوم قانون کی حکمرانی کا ہوتا ہے۔

یہ کتابچہ اپنی پولیس کو جاننے کی ایک آسان گائیڈ ہے۔ صرف اس صورت میں جب ہم جانتے ہوں، اعتماد کے ساتھ بات کر سکتے ہیں اور صرف اسی صورت میں حالات تبدیل ہو سکتے ہیں جب ہم خرابیوں کے خلاف آواز اٹھائیں گے۔ یہ کتابچہ اسی امید کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے کہ عوام جو پولیس اور خود اپنے حقوق کے بارے میں سب جانتے ہوں گے، اس علم کو پولیس کی ایسی بہتر خدمات کے مطالبے کے لیے استعمال کریں گے جو کہ ہم سب کا حق ہے۔

1- ہم پولیس فورس کیوں رکھتے ہیں؟

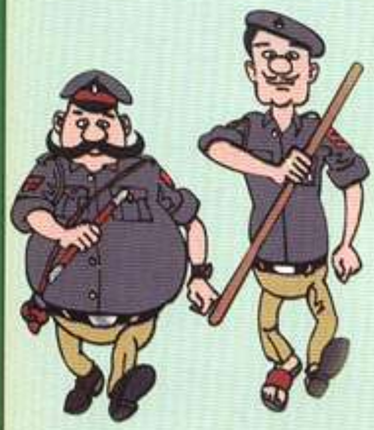

ہم پولیس فورس اس لیے رکھتے ہیں کہ ہمیں تحفظ اور امن کا احساس ہو۔ پولیس معاشرے میں امن وامان برقرار رکھنے اور جرائم کا سراغ لگانے اور روکنے کے لیے ہوتی ہے۔ وہ قانون کے نفاذ کے لیے ہیں اور اس بات کا یقین کرتے ہیں کہ ہر شخص ہر قدم پر قانون کی اطاعت کرے۔

2- پولیس کا فرض کیا ہے؟

رنگے ہاتھوں پکڑا گیا

پولیس فورس کے متعدد فرائض ہیں:
اسے جرائم کا سراغ لگانا اور انہیں کنٹرول کرنا ہوتا ہے اور جب بھی جرائم واقع ہوں ان کی تفتیش کرنا ہوتا ہے اسے ایمانداری پر مبنی ثبوت کے ساتھ مقدمہ تیار کرنا ہوتا ہے تا کہ اسے قانون دان عدالت میں پیش کر سکے۔ مجموعی طور پر امن قائم کرنا پولیس فورس کی ذمہ داری ہے اس مقصد سے وہ کمیونٹی میں ہونے والے واقعات کے بارے میں معلومات جمع کرتی رہتی ہے۔

3- پولیس کے اختیارات سے کیا مراد ہے؟

پولیس کو کئی قسم کے اختیارات حاصل ہیں، جو قانون کے تحت ہیں، اور ان اختیارات کو قانون ہی کے اندر طے شدہ طریقہ کار کے مطابق استعمال کیا جانا چاہیے۔ پولیس کو گرفتاری، تلاشی، ضبطی، جرائم کی تفتیش، گواہوں پر جرح کرنے، مشکوک افراد سے پوچھ گچھ کرنے، بے قابو ہجوم کو منتشر کرنے اور معاشرے میں امن قائم کرنے کا اختیار ہے۔ تاہم انہیں یہ فرائض سختی سے قانون کے تحت بتائے گئے طریقہ کار کے تحت پورے کرنے ہوتے ہیں اور اس سے ہٹ کر کوئی اور طریقہ وہ اختیار نہیں کر سکتے۔ وہ اپنی خواہش کے مطابق عمل نہیں کر سکتے۔ اختیارات کا غلط استعمال یا فرض میں کوتاہی نظم وضبط کی خلاف ورزی، معاشرتی برائیاں یا جرائم ہیں اور اس کے لیے ذمہ دار پولیس افسر کو سزا ملنی چاہیے۔

4- کیا پاکستان میں صرف ایک پولیس فورس ہے؟

نہیں، ہر صوبے میں اس کی اپنی پولیس فورس ہوتی ہے جو اس صوبے کی حکومت کے کنٹرول میں ہوتی ہے۔ اس طرح ملک میں کئی پولیس فورسز ہیں کچھ پولیس ملک کے چند حصوں میں، مثلاً دارالحکومت اسلام آباد میں کام کرتی ہے جو براہِ راست وفاقی حکومت کے کنٹرول میں ہوتی ہے، آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کی پولیس فورسز اپنی اپنی حکومتوں کو جوابدہ ہوتی ہیں۔

5- پیراملٹری فورس کیا ہوتی ہے؟

پیراملٹری وہ فورس ہے جو پولیس کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں مدد دینے کے لیے بنائی جاتی ہے۔ اس فورس کے بھی کچھ لازمی فرائض اور ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ پاکستان کی پیراملٹری فورسز میں صوبہ سرحد کی فرنٹیئر کانسٹیبلری، پنجاب اور سندھ رینجرز اور بلوچستان کی فرنٹیئر کانسٹیبلری شامل ہیں۔

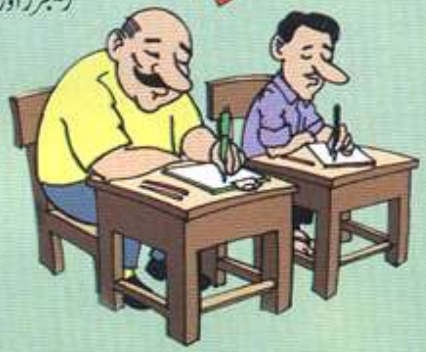

6- کیا کوئی بھی فرد پولیس آفیسر بن سکتا ہے؟

ہاں، کوئی بھی فرد پولیس آفیسر بن سکتا ہے البتہ آپ کو رینک کے لیے مخصوص جسمانی اور تعلیمی شرائط اور معیارات کو پورا کرنا ہوگا۔ مثلاً کانسٹیبل بھرتی ہونے کے لیے آپ کو کم سے کم میٹرک پاس ہونا چاہیے۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر کی بھرتی کے لیے آپ کو ایف اے یا ایف ایس سی پاس ہونا چاہیے۔

7- میں کیسے پولیس آفیسر بن سکتا ہوں؟

آپ تین درجوں پر پولیس میں شمولیت اختیار کر سکتے ہیں۔

1- **کانسٹیبل:** جن کو اضلاع کے اندر سے بھرتی کیا جاتا ہے۔

2- **اسسٹنٹ سب انسپکٹر:** جنہیں اضلاع کے اندر ہی بھرتی کیا جاتا ہے، لیکن وہ اپنے ضلع تک محدود رہنے کے بجائے اپنے رینج کے اندر کام کرتے ہیں۔

3- **اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس:** جن کو وفاقی حکومت بھرتی کرتی ہے۔ ان کی خدمات صوبائی حکومتوں کے حوالے کر دی جاتی ہیں۔

8- پی ایس پی کیا ہے؟

پی ایس پی، پولیس سروس آف پاکستان کا مخفف ہے۔ پی ایس پی سارے پاکستان کی سطح پر مربوط گریڈ سروس میں سے ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس سروس کے پولیس ارکان پورے ملک میں کہیں بھی تعینات کیے جا سکتے ہیں۔

9- میں پی ایس پی میں کیسے شامل ہو سکتا ہوں؟

اس کی کم سے کم شرائط یہ ہیں کہ آپ گریجویٹ ہوں اور عمر بائیس سے چھبیس سال کے درمیان ہو۔ اگر آپ کم سے کم شرائط پر پورے اترتے ہوں تو آپ سینٹرل سپیریئر سروسز (سی ایس ایس) کے امتحان میں بیٹھ سکتے ہیں تحریری امتحان پاس کرنے کے بعد آپ کو نفسیاتی، طبی اور زبانی امتحان دینا ہوگا۔

10- پی ایس پی آفیسر کی حیثیت سے مجھے کیا تربیت دی جائے گی؟

اگر آپ پی ایس پی کے لیے اہل قرار دیئے جائیں اور آپ کو پی ایس پی میں شامل کر دیا جائے، تو آپ کو سول سروسز اکیڈمی لاہور میں تمام سروسز کے لیے مشترکہ تربیت دی جائے گی جس کو کامن ٹریننگ پروگرام (سی ٹی پی) کہا جاتا ہے۔ سی ٹی پی میں کامیاب ہونے کے بعد آپ کو نیشنل پولیس اکیڈمی اسلام آباد میں ایک سال کی مخصوص تربیت دی جائے گی جس کے بعد آپ کو ایک ضلع میں آٹھ ماہ کے لئے بطور انڈر ٹریننگ آفیسر (یوٹی) اِن سروس اور ہینڈز آن عرصہ کام کی تربیت دی جائے گی جس کے بعد آپ ایک سال فرنٹیئر کانسٹیبلری میں گذاریں گے تب آپ کو ایک سب ڈویژن میں ایک ایس ڈی پی او (سب ڈویژنل پولیس آفیسر) کے طور پر تعینات کیا جائے گا۔

11- دوسرے رینک والوں کو کس طرح کی تربیت دی جاتی ہے؟

انہیں آؤٹ ڈور جسمانی تربیت، ہتھیاروں کے استعمال، ابتدائی طبی امداد، فسادات پر کنٹرول اور بغیر اسلحے کے مقابلہ کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ انہیں فوجداری قوانین اور طریقۂ عمل، تفتیشی تکنیک، ہجوم پر قابو اور اپنے فرائض میں پیش آنے والی مختلف صورتِ حال سے نمٹنے کے طریقوں کی تربیت کمرۂ جماعت میں دی جاتی ہے۔

12- ملک بھر میں پولیس اسٹیشن کی تعداد کیا ہے؟

پاکستان میں کُل پولیس اسٹیشن کی تعداد 1490 ہے۔

13- صوبوں میں پولیس اسٹیشنوں کی تعداد کیا ہے؟

پنجاب میں 637، سندھ میں 466، صوبہ خیبر پختونخواہ میں 215، بلوچستان میں 156، اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں 16 پولیس اسٹیشن ہیں۔

14- کیا پولیس سروس میں خواتین بھی موجود ہیں؟

ہاں، لیکن وہ پولیس فورس کے پانچ فیصد سے بھی کم پر مشتمل ہیں۔

15- کیا ہمارے پاس کافی تعداد میں پولیس آفیسر موجود ہیں؟

نہیں، اقوامِ متحدہ کے معیار کے مطابق ہر ایک لاکھ آبادی پر 230 پولیس ارکان ہونے چاہئیں۔ تاہم پاکستان میں ہر ایک لاکھ کی آبادی پر 128 پولیس افسران ہیں اور یہ دنیا میں آبادی و پولیس کے کم ترین تناسب میں سے ایک ہے۔ 1993ء سے پولیس ڈپارٹمنٹ میں بھرتی پر پابندی کے باعث بہت سی آسامیاں خالی پڑی ہیں۔ ہر ضلع میں پولیس کے افراد کی تعداد مطلوبہ سے نصف کم ہے، گرچہ موجودہ حکومت نے بھرتیوں پر پابندی اٹھالی ہے لیکن ابھی تک کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

فورس میں عورتیں

16- ہم اکثر اوقات سنتے ہیں کہ مقدمات کونمٹا دیا گیا یا ان پر سمجھوتہ کرلیا گیا۔ کیا پولیس مقدمات کو ازخود نمٹانے کا اختیار رکھتی ہے؟

نہیں، پولیس کو ازخود مقدمات کونمٹانے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ وہ دلال نہیں ہیں۔ بیشتر اوقات پولیس کے بارے میں کسی ایک فریق پر دباؤ ڈال کر مقدمہ نمٹانے کا پتہ چلتا ہے۔ یہ بالکل غیر قانونی ہے اور اس کے اختیارات سے باہر ہے۔ تاہم کچھ ایسے جرائم جو زیادہ سنگین نہیں ہیں، ان میں طے، نمٹانا یا مصالحت کرانا ممکن ہے۔ اس طرح کا تصفیہ کرنا صرف مظلوم فرد یا جرم کی شکایت درج کرنے والے فرد کی رضامندی سے ہی ہوسکتا ہے۔ پھر کچھ ایسے جرائم بھی ہیں جن کا تصفیہ صرف نشانہ بننے والا شخص ہی کرسکتا ہے لیکن اس کے لیے عدالت کی اجازت لینا بھی ضروری ہے۔ کون سے ایسے جرائم ہیں جن کے لیے یوں مصالحت ہوسکتی ہے، اس کا ذکر قانون میں صاف صاف کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے پولیس کا کوئی کردار یا اختیار نہیں ہے۔

(IGP)

17- کیا خواتین پولیس افسران کے فرائض مختلف ہوتے ہیں؟

نہیں، جہاں تک قوانین وضوابط کا تعلق ہے، خواتین پولیس بھی وہی فرائض سرانجام دیتی ہیں جو مرد پولیس کے ہیں لیکن مکمل طور پر عورتوں کے پولیس اسٹیشن پر صرف خواتین ہی کو تعینات کیا جاتا ہے۔

(DIG)

18- کیا پولیس میں کوئی مخصوص نشستیں یا کوٹہ جات ہیں؟

نہیں۔

(SSP)

19- میں کس طرح یہ بتا سکوں گا کہ کوئی شخص پولیس کا افسر ہے اور کوئی دوسرا افسر نہیں ہے؟

پولیس افسر کی منفرد خاکی/ نیلی یا سیاہ ملیشیا قمیص کی یونیفارم، ٹوپی، بیلٹ اور کندھوں کی پٹیوں کے ساتھ ہوتی ہے جو کہ ان کا رینک (درجہ) ظاہر کرتی ہیں۔ اور یہ کہ وہ کس فورس سے تعلق رکھتا ہے۔ پولیس افسر کو اپنے نام کی تختی بھی اپنے سینے پر لگانا ہوتی ہے۔

(SP)

20- پولیس میں مختلف رینک کون سے ہیں؟

درجات کے اعتبار سے سب سے نچلا رینک کانسٹیبل کا ہے۔ یہاں سے اوپر جاتے ہوئے ہیڈ کانسٹیبل (ایچ سی)، اسسٹنٹ سب انسپکٹر (اے ایس آئی)، سب انسپکٹر (ایس آئی)،

انسپکٹر (آئی پی)، اسسٹنٹ/ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (اے ایس پی/ڈی ایس پی)، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف دی پولیس (ADDL-SP)، سپرنٹنڈنٹ آف دی پولیس (ایس پی)، سینئر سپرنٹنڈنٹ آف دی پولیس (ایس ایس پی)، ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف دی پولیس (ڈی آئی جی)، انسپکٹر جنرل آف دی پولیس (آئی جی پی)، اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل آف دی پولیس (اے ڈی جی)، اور سب سے آخر میں ڈائریکٹر جنرل آف دی پولیس (ڈی جی پی) ہے۔

21- بیٹ (Beat) کانسٹیبل کیا ہوتا ہے؟

نہیں، یہ کوئی پولیس آفیسر نہیں ہوتا جو کہ آپ کی پٹائی کردے، آپ کو صرف یہ بتادیں کہ کسی بھی پولیس کے آدمی کو اجازت نہیں کہ وہ کسی کے خلاف طاقت کا استعمال کرے، جب تک کوئی گرفتاری کی مزاحمت کرے، یا فرار ہونے کی کوشش کرے۔ بیٹ کانسٹیبل کا یہ نام اس لیے ہے کہ اس کا مخصوص علاقہ یا روٹ ہوتا ہے جس پر اسے باقاعدہ گشت کرنا ہوتا ہے۔

22- کیا سارے پولیس کے افسران سارے فرائض انجام دیتے ہیں؟

نہیں، کانسٹیبل کے درجے سے لے کر اوپر انسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی پی) تک ہر پولیس آفیسر کو خاص فرائض تفویض کیے جاتے ہیں۔ یہ فرائض ہر ضلع اور صوبے کے پولیس

مینوئل میں درج ہیں، کسی سینئر کو تفویض کیے گئے فرائض کوئی جونیئر شخص ادا نہیں کر سکتا۔ البتہ ہر کام جو کوئی نچلے رینک کا افسر کر سکتا ہے، اسے سینئر رینک کا آفیسر بھی کر سکتا ہے۔

23- کیا ٹریفک پولیس آفیسر آپ کو ٹریفک کے جرائم سے ہٹ کر کسی اور جرم میں بھی گرفتار کر سکتا ہے؟

ہاں، ایک ٹریفک کانسٹیبل محض ایک پولیس آفیسر ہوتا ہے، جس کو ٹریفک کی ذمہ داری سونپ دی جاتی ہے۔ اگر وہ آپ کو کوئی بھی جرم کرتے وقت دیکھ لے، تو وہ آپ کو اسی طرح گرفتار کر سکتا ہے، جیسے کوئی دوسرا پولیس آفیسر کر سکتا ہے۔

24- سی آئی ڈی کیا ہے؟

سی آئی ڈی، کرمنل انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ کے نام کا مخفف ہے۔ کبھی کبھی اس کو اسپیشل برانچ یا انویسٹی گیشن برانچ کہا جاتا ہے۔ ان کو دہشت گردی جیسے سنگین واقعات کی تفتیش کرنے اور جوابی دہشت گردی پر اعداد و شمار جمع کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے۔

25- کیا سی آئی ڈی پولیس سے مختلف ہے؟

نہیں، سی آئی ڈی کے افراد کو پولیس آفیسرز ہی میں سے منتخب کیا جاتا ہے۔

26- پولیس فورس کا انچارج کون ہوتا ہے؟

تمام صوبوں میں پولیس کا ایک انچارج ہوتا ہے۔ اسے انسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی پی) یا پروونشل پولیس آفیسر (پی پی او) کہا جاتا ہے۔ وہ اعلیٰ ترین عہدہ ہوتا ہے۔ تاہم آئی جی پی تک کو حکومت کو رپورٹ کرنا ہوتا ہے۔ اس کا انچارج وزیرِ داخلہ ہوتا ہے جو کہ صوبائی یا مرکزی حکومت میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کا انچارج ہوتا ہے۔

27- آئی جی کو کسی وزیر کو کیوں رپورٹ کرنا پڑتا ہے؟

ہر حکومت کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے آپ کو محفوظ و مامون سمجھے اور ہمیں اپنی زندگی یا جائیداد کے لیے پریشان نہ ہونا پڑے۔ حکومت یہ فرض پولیس کے ذمے لگا دیتی ہے اس لیے پولیس کو حکومت ہی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تا کہ اپنی کارکردگی کے بارے میں بتا سکے۔ اس کے بدلے میں حکومت کا عوام سے متعلق یہ فرض ہے کہ اس بات کو یقینی بنائے کہ پولیس ایماندار ہو، حسنِ کارکردگی کا مظاہرہ کرے اور اپنا کام قانون کے مطابق سرانجام دے لیکن اپنی سمجھ اور پسند کے تحت نہیں۔

28- پولیس کے فرائض کے لیے رقم کون مہیا کرتا ہے؟

پولیس کی خدمات کا معاوضہ ٹیکس گذار ادا کرتے ہیں۔ تنخواہیں صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے بجٹ سے آتی ہیں۔ مختصر یہ کہ پاکستانی شہری ہی اصل میں پولیس کے لیے ادائیگی کرتے ہیں۔

29- پولیس کو اپنی رقم کہاں سے ملتی ہے؟

ہر صوبے کا اپنا ایک بجٹ ہوتا ہے جو صرف پولیس کی خدمات کے لیے ہی رقم مختص کرتا ہے۔ پولیس کو اس بجٹ سے رقم ملتی ہے۔

30- بجٹ کی منظوری کون دیتا ہے، اور اس کا زیادہ تر حصہ کس پر خرچ ہوتا ہے؟

اس بجٹ کا فیصلہ اس صوبے کی صوبائی اسمبلی کرتی ہے۔ اسمبلی میں بحث کے دوران سال بھر کے لیے پولیس کا بجٹ حتمی طور پر منظور کیا جاتا ہے۔ پولیس کے بجٹ میں سب سے بڑی خرچ کی مد تنخواہیں ہوتی ہیں۔ دیگر مدات میں تربیت، تفتیش، بنیادی ڈھانچہ اور رہائشی ضروریات شامل ہیں۔

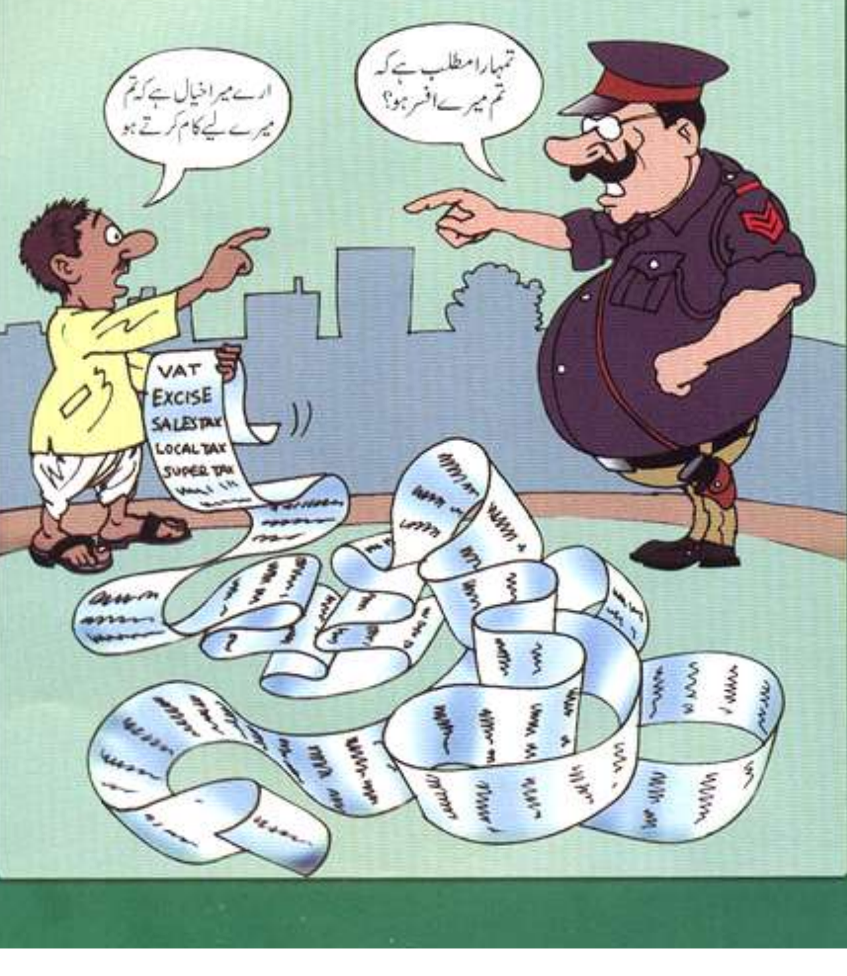

31- ہمیں یہ کیسے علم ہوسکتا ہے کہ پولیس کو جو رقم ملتی ہے، وہ مناسب طریقے سے خرچ ہوئی یا نہیں؟

پولیس کے اکاؤنٹس اوراخراجات کا سالانہ آڈٹ ہوتا ہے جو اکاؤنٹینٹ جنرل/آڈیٹر جنرل کرتا ہے۔ یہ اکاؤنٹس اسمبلیوں میں پیش کیے جاتے ہیں۔ جب ایک باران کا معائنہ ہوجائے تو یہی رپورٹیں ہوم/پولیس ڈپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پرکبھی کبھی دستیاب ہوتی ہیں۔ چونکہ پولیس کا کام ٹیکس گذاروں کی رقم خرچ کرنے سے ممکن ہوتا ہے، جس کا مطلب ہے آپ کی رقم، آپ کو اس امر میں دلچسپی لینی چاہیے کہ یہ رقم مناسب طور پر خرچ کی گئی یا نہیں۔

32- پولیس کن قوانین کے تحت کام کرتی ہے؟

ماضی میں 1861ء کا پولیس ایکٹ اور حال میں 2002ء کا پولیس آرڈی نینس صوبوں میں پولیس پر لاگو ہوتا ہے۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد، آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان میں 1861ء کا پولیس ایکٹ ہی نافذ ہے۔ دوسرے فوجداری قوانین جیسے کہ کوڈ آف کرمنل پروسیجر (ضابطۂ فوجداری) اور پاکستان پینل کوڈ (مجموعہ تعزیراتِ پاکستان) بھی پولیس کے کام اور کارکردگی کو باضابطہ بناتے ہیں۔

33- سی آر پی سی اور پی پی سی کیا ہیں؟

سی آر پی سی، کوڈ آف کرمنل پروسیجر کا مختصر نام ہے جب کوئی جرم واقع ہوتا ہے تو پولیس اس کی تفتیش کرنے کے لیے دو طریقۂ کار اپناتی ہے۔ ایک تو نشانہ بننے والے شخص اور دوسرا الزام

قانون کی بالادستی قائم کرنا

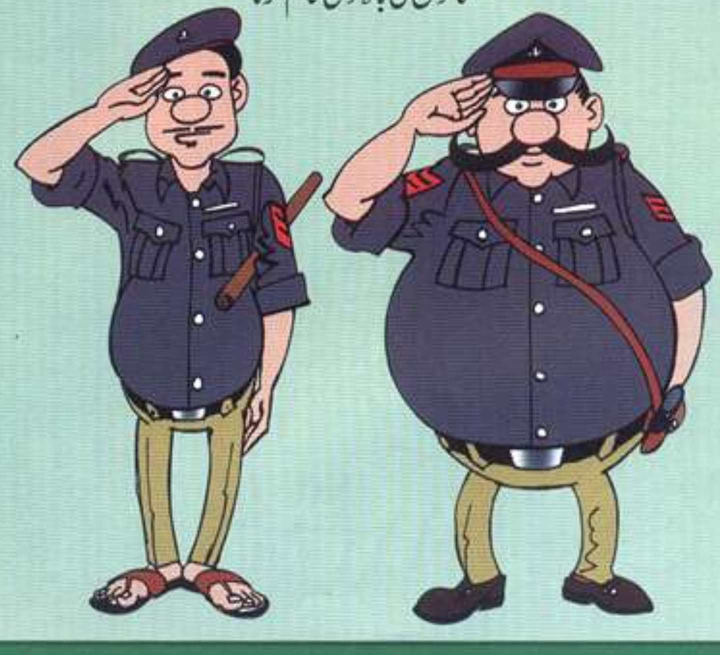

لگانے والے شخص کے حوالے سے۔ ان طریقۂ کار کی تفصیل سی آر پی سی میں دی گئی ہے۔
پی پی سی، پاکستان پینل کوڈ کا مختصر نام ہے۔ چند انسانی برتاؤ کی قانون اجازت نہیں دیتا اور ایسے برتاؤ فرد کے لیے منفی نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔ انہی برتاؤ کو جرائم/تقصیرات کہا جاتا ہے اور ان کے نتائج کو سزا کہا جاتا ہے۔ وہ برتاؤ اور عمل جو کہ جرم قرار پاتے ہیں، اپنی اپنی سزا کے ساتھ زیادہ تر پی پی سی میں شامل ہیں۔

34- پولیس ایکٹ کیا کہتا ہے؟

پولیس ایکٹ یہ بتاتا ہے کہ پولیس کیا کر سکتی ہے یا کیا نہیں کر سکتی۔ پولیس کی خدمات کو کس طرح منظم کیا جائے گا اور کیا کیا رینک ہوں گے۔ ان خدمات کی نگرانی کون کرے گا۔ تقرری کون کرے گا، اور غلط کاموں کی بنیاد پر کیا سزائیں اور ضابطے کی کارروائیاں پولیس کے خلاف کی جائیں گی۔ اس میں عوام کی پیروی کے لیے بھی چند قوانین موجود ہیں۔

35- پولیس ایکٹ میں عوام سے متعلقہ جرائم بھی کیوں درج ہیں؟

پولیس ایکٹ میں یہ جرائم اس لیے درج ہیں تا کہ یہ یقین کیا جا سکے کہ ہر کوئی سڑکوں اور عوامی جگہوں کو صاف، محفوظ اور خرابی سے پاک رکھے گا۔ مثلاً پولیس ایسے شخص کو فوراً گرفتار کر سکتی ہے، جو مویشیوں کو سڑک پر گھومنے پھرنے دے یا ذبح کرے، یا ان کے ساتھ ظلم کرے، جو لوگ سڑک میں رکاوٹ ڈالیں، اسے گندہ کریں، یا کسی لائسنس کے بغیر سڑک پر بیچنے کا سامان رکھ دیں، ناشائستہ ہوں، نشے میں دھت ہوں، دنگا فساد کریں، یا اس امر کو یقینی بنانے میں غفلت کا مظاہرہ کریں کہ جیسے خطرناک جگہ مثلاً کنوئیں کے کنارے محفوظ نہ بنائیں، تو ان کو فوری طور پر گرفتار کیا جا سکتا ہے۔

36- قانون کی حکمرانی (Ruling of Law) سے کیا مراد ہے؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب امیر یا غریب، مرد یا عورت حتیٰ کہ حکومت اور سرکاری ملازمین کو بھی پولیس کی طرح قانون کی اطاعت کرنی ہوگی اور اپنے ملک کے آئین کے تحت بنائے گئے قوانین کے مطابق رہنا ہوگا۔ کوئی شخص بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ پولیس کا ہر عمل بھی قانون کے مطابق ہونا چاہیے۔ اگر ایسا نہیں ہوگا، تو پولیس کو قانون کے سامنے جوابدہ ہونا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ قانون جو بنایا جائے، معقول، منصفانہ اور سب لوگوں پر جائز طریقے سے برابر نافذ ہونا چاہیے۔

ایک سپاہی کا کام کبھی ختم نہیں ہوتا

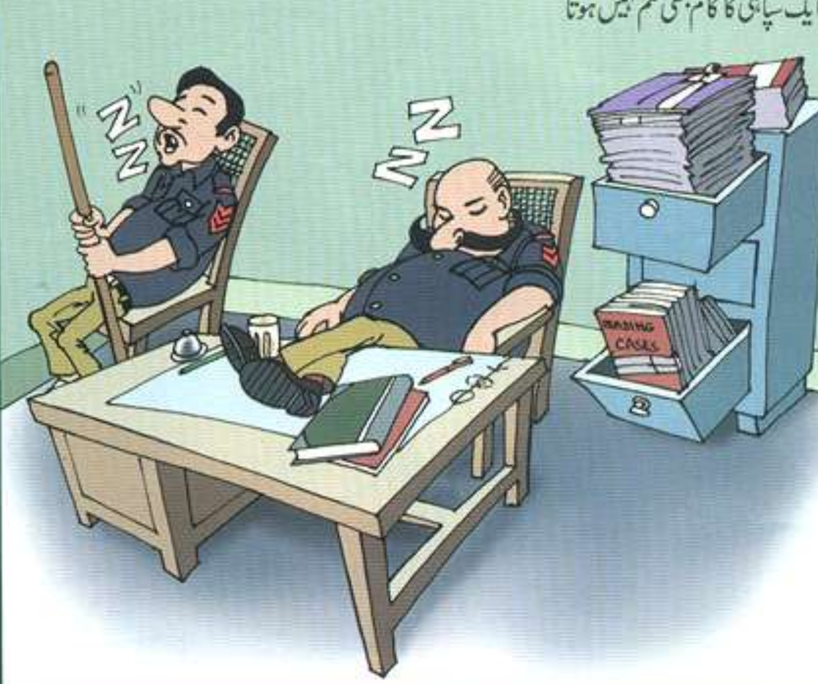

37- کیا کسی پولیس آفیسر کو سزا دی جا سکتی ہے اگر اس نے کوئی غلطی کی ہو؟

ہاں، کسی بھی دوسرے شخص کی طرح پولیس آفیسر کو بھی سزا دی جا سکتی ہے اگر وہ قانون کو توڑے۔ درحقیقت وہ ایک ایسا فرد ہے جس کی ذمہ داری قانون کو قائم رکھنا ہے۔ اس قانون کو توڑنے کے لیے اس کو زیادہ سختی سے سزا ملنی چاہیے۔

38- پولیس آفیسر کو کس طرح سزا دی جاتی ہے؟

کسی غلط کار پولیس آفیسر کو سزا دینے کے کئی طریقے ہیں۔ اگر اس نے کوئی جرم کیا ہو تو اسے عدالت کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے، اور کسی بھی دوسرے شخص کی طرح اس پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ اگر وہ گستاخی کرے، غلط برتاؤ اختیار کرے، یا صحیح طریقے سے اپنا فرض ادا نہ کرے، تو سینئر افسران اس کو سزا دے سکتے ہیں جس میں اس کو تنبیہ کرنا، اس کی تنخواہ کاٹنا، رینک کم کر دینا اور دیگر سزائیں بھی شامل ہیں۔

39- کیا پولیس افسران کا بیمہ ہوتا ہے؟

کچھ پولیس افسران کا بیمہ ہوتا ہے اور کچھ کا نہیں۔ اس کا انحصار صوبے پر ہے۔ پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبے میں ان کا بیمہ ہوتا ہے لیکن شمالی علاقہ جات (آج کل گلگت بلتستان) میں اس کا بیمہ نہیں ہوتا۔

40- کیا میں اپنی حفاظت کے لیے پولیس افسر کو کرائے پر حاصل کر سکتا ہوں؟

واقعی آپ کر سکتے ہیں، اگر آپ کو شدید خطرہ لاحق ہو تو۔ کبھی کبھار حکومت تحفظ کا انتظام کرتی ہے اور دوسری صورت میں آپ کو خود اس تحفظ کے لیے ادائیگی کرنا پڑے گی۔ 1861ء کے پولیس ایکٹ کے تحت اگر آپ کو زائد پولیس کی نفری اپنے علاقے میں تعینات کروانی ہے اور حکام اس بات سے متفق ہو جائیں تو ایک محدود وقت کے لیے آپ کو اضافی پولیس کے انتظام کے لیے ادائیگی کرنا ہوگی۔ مثلاً کسی بڑی شادی کی پارٹی کے لیے پولیس ممکن ہے کچھ زیادہ افراد مہیا کر دے۔ تاہم اگر کوئی علاقہ جرائم کے اعتبار سے زیادہ حساس ہو یا کوئی عوامی واقعہ ہو رہا ہے، تو پولیس کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اضافی نفری مہیا کرے جس کے لیے اضافی ادائیگی بھی نہیں کرنا ہوگی۔

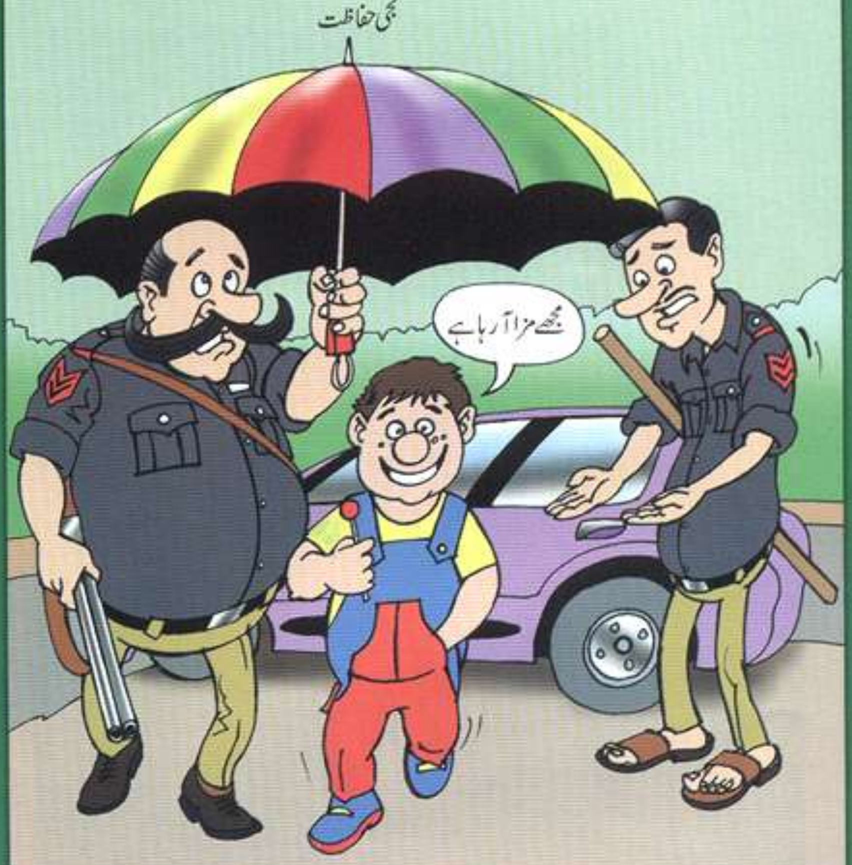

41- کیا ایک پولیس آفیسر ہمیشہ ڈیوٹی پر سمجھا جائے گا؟
ہاں، 1861ء کے پولیس ایکٹ یا 2002ء کے پولیس آرڈر کے تحت یہ واضح کیا گیا ہے کہ ایک پولیس آفیسر ہمیشہ ڈیوٹی پر متصور کیا جائے گا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کو کبھی آرام کرنے کی اجازت نہیں۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ وردی میں ہو یا نہ ہو اس کے لیے ہمیشہ قانون کی بالادستی کے لیے کام کرنا لازمی ہے۔
ایک پولیس آفیسر یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ ڈیوٹی پر نہیں ہے اگر وہ کسی جرم کو واقع ہوتے خود دیکھ رہا ہو، یا مدد کے لیے کوئی پکار سنے۔

42- کیا پولیس آفیسر کو اپنے سینئر یا کسی دوسرے شخص کے جو احکامات دینے کا مجاز ہو، جیسا کہ ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسر (ڈی سی او) یا وزارت کے کسی بھی اور تمام احکامات کو ماننا لازمی ہے؟
نہیں، کسی پولیس آفیسر کو صرف وہ احکامات ماننے ہوتے ہیں جو کہ قانونی اور جائز ہوں۔ اس کو کسی بھی غلط کام کے لیے قابلِ گرفت سمجھا جائے گا اگر وہ ایسا کرے حتیٰ کہ اس کو ایسا کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہو۔ کوئی پولیس آفیسر اپنے کام یا برتاؤ کے لیے اس لیے معاف نہیں کیا جا سکتا، اگر وہ یہ کہے کہ کسی مجاز شخص نے اس کو غیر قانونی احکامات دیئے۔

43- کیا پولیس کو عوامی ٹرانسپورٹ میں مفت سواری یا مارکیٹ سے بغیر ادائیگی کے اشیاء لینے کی اجازت ہے؟

بعض جگہوں پر پولیس آفیسرز کو عوامی ٹرانسپورٹ میں ڈیوٹی کے دوران سواری کے لیے پاس جاری کیے جاتے ہیں لیکن دوسری صورت میں کسی پولیس آفیسر کو مفت سواری کی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح کسی بھی پولیس آفیسر کو کسی بھی مارکیٹ کے اسٹال سے کوئی بھی شے لینے کی اس لیے اجازت نہیں کہ وہ پولیس آفیسر ہے۔ تمام شہریوں کی طرح پولیس آفیسرز کو بھی تمام خریداری کے لیے ادائیگی کرنا ہوگی۔

44- کیا مجھے پولیس آفیسر کے تمام احکامات کو سننا ہوگا؟

ہاں، اگر یہ پولیس کے فرائض سے متعلق کوئی قانونی حکم ہے۔ دراصل ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ پولیس آفیسر کی مدد کرے اگر وہ جرائم کو روکنے یا کسی شخص کو حراست سے فرار ہونے سے روکنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ اگر آپ کے پاس کوئی جرم سے متعلقہ اطلاع ہے تو یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ اس کو پولیس تک پہنچائیں۔ یہ بھی فرض ہے کہ کسی پولیس کو مطلوب مجرم کو پناہ یا اعانت نہ دی جائے۔ آپ کا یہ بھی فرض ہے کہ قانون کی عدالت میں گواہی دیں اگر کسی مقدمے کے بارے میں کچھ جانتے ہیں، یا آپ نے کچھ اس سے متعلق دیکھا ہے۔

45- کیا مجھے پولیس آفیسر کے ساتھ جانا چاہیے اگر وہ مجھے اپنے ساتھ کہیں آنے کے لیے کہیں؟

نہیں، البتہ اگر پولیس آفیسر آپ سے یہ کہے کہ وہ اپنے فرض کی ادائیگی کے سلسلے میں جو کچھ کر رہا ہے آپ اس کے گواہ کے طور پر ساتھ آئیں، مثلاً اگر وہ کسی فرد کو گرفتار کر رہا ہو، یا جائیداد ضبط کر رہا ہو یا کسی جرم کی جگہ کا معائنہ کر رہا ہو، تو آپ کو ساتھ جانا اور مدد کرنا چاہیے۔ اس کو موافق چشم دید گواہ کہتے ہیں یعنی وہ شخص جو عدالت کو آزادانہ طور پر بتا سکے کہ اس نے کیا دیکھا تھا۔

46- فرض کریں کہ ایک پولیس آفیسر مجھے یہ کہتا ہے کہ پولیس اسٹیشن چلو، تو کیا مجھے جانا چاہیے؟

نہیں، پولیس کی مدد کرنا بہت اچھی بات ہے، لیکن ضروری نہیں ہے کہ پولیس اسٹیشن بھی جایا جائے، جب تک کہ پولیس آفیسر آپ کو باقاعدہ طور پر گرفتار نہ کر رہا ہو۔ بصورتِ دیگر آپ کو اس سے کچھ پوچھنا ہے یا جرم سے متعلق کوئی اور انکوائری کرنی ہے، تو اس کو تحریری طور پر آپ کو بلانا چاہیے۔ جب تک یہ نہ ہو، آپ کو تھانے جانے کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا اگر کوئی عورت سے متعلق معاملہ ہو یا پندرہ سال سے کم عمر کا بچہ ملوث ہو تو، پولیس ان سے ان کے گھر پر ہی معلومات حاصل کر سکتی ہے۔

47- کیا مجھے ان سارے سوالات کا جواب دینا ضروری ہے جو کہ پولیس کے افسران پوچھیں؟

ہاں، یہ زیادہ بہتر ہے کہ تمام سوالوں کے جواب دیانتداری سے سیدھے سادے انداز میں دیئے جائیں اور پولیس کو ان حقائق سے آگاہ کیا جائے جو کہ آپ کو معلوم ہوں۔ اگر آپ کو کچھ معلوم نہیں تو وہ آپ کو کوئی بیان دینے یا آپ سے اپنی مرضی کی بات کہلوانے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ ہمیشہ یہ بات بہتر رہے گی کہ جب آپ سے سوالات پوچھے جائیں تو آپ کے ساتھ کوئی دوسرا فرد موجود ہو۔

48- جب میں کسی مصیبت میں پھنس جاؤں تو کیا یہ پولیس آفیسر کا فرض ہے کہ وہ میری مدد کرے؟

پولیس آفیسر کو دولت اور سماجی منصب کا خیال کیے بغیر ہر کسی کی مدد کرنا لازمی ہے۔ چنانچہ بغیر کسی خوف یا احسان کے ان کا سب کو تحفظ فراہم کرنے کا فرض یہ بھی تقاضا کرتا ہے کہ وہ عوام کی فلاح کو مدِ نظر رکھیں، عوام کے لیے ہمدردی رکھیں اور انفرادی طور پر بھی خدمات اور دوستی کی پیشکش کے لیے تیار رہیں۔

49- کیا مجھے پولیس کو خاندانی مسائل میں مدد دینے کے لیے بھی کہنا چاہیے؟

اس کا انحصار مسئلے پر ہے۔ اگر واقعہ کوئی جرم ہے (جیسے تشدد یا زبردستی گھر میں گھس آنا) تو یقیناً پولیس کو آپ کی مدد کرنی چاہیے اور وہ یہ کہہ کر نہیں چھوڑ سکتی کہ یہ تو نجی معاملہ ہے۔ لیکن اگر جوان بچے نافرمان ہوں تو یہ پولیس کا مسئلہ نہیں ہے کہ ان کا پیچھا کرے یا انہیں گھر لوٹنے پر مجبور کرے۔ یہ خالص خاندانی معاملہ ہے۔

50- اگر کوئی پولیس آفیسر مدد نہ کرے، یا کوئی پولیس آفیسر قریب نہ ہو تو کیا عوام کسی چور یا غلط کار کو پکڑ کر وہیں موقع پر ہی سزا دے سکتی ہے؟

ہاں اور نہیں۔ آپ جو کر سکتے ہیں وہ ہے شہریوں کے ذریعے گرفتاری اور غلط کار کو پکڑ کر تھانے لے جا سکتے ہیں۔ بس یہیں تک۔ آپ کسی خطا کار کی پٹائی نہیں کر سکتے یا ایسے کسی ہجوم میں شامل نہیں ہو سکتے جو اس طرح پٹائی کر رہا ہو، لوگوں کا فرض ہے کہ وہ صرف اپنے آپ کی حفاظت کریں، جس کو خود اپنی حفاظت کا حصول کہا جاتا ہے، لیکن اس کا بھی معقول حد تک استعمال ہونا چاہیے۔ اگر کوئی پولیس آفیسر اس طرح کی کسی بدسلوکی کی اجازت دیتا ہے، یا حملہ آوروں میں شامل ہو جائے، تو اس کے خلاف ضابطے کی کارروائی یا فوجداری الزامات لگائے جا سکتے ہیں۔

51- اگر پولیس آفیسر میری مدد نہ کرے تو میں کیا کروں؟

فرائض کی ارادی طور پر خلاف ورزی یا کوتاہی پر قید کی شکل میں سزا ایک پولیس آفیسر کو دی جاسکتی ہے۔ اگر پولیس افسر معاون نہ ہو اور آپ کو نقصان پہنچ جائے، تب آپ اس کے حکام بالا کو اس امر کے بارے میں شکایت کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت/صورتوں میں وہ قصوروار بھی پایا جاسکتا ہے اور فرض میں غفلت کا مرتکب ٹھہرایا جاسکتا ہے۔

52- کیا پولیس اپنی جو مرضی ہو، وہ سب کچھ کرسکتی ہے؟

نہیں۔ وہ صرف وہ کچھ کرسکتی ہے جو کہ قانون کے مطابق ہے۔ دراصل ان پر کئی ضوابط کا سختی سے اطلاق ہوتا ہے۔ اس میں ان کے اپنے قوانین، فوجداری ضابطوں کے طریقۂ کار، سپریم کورٹ کے دیئے گئے احکامات اور پاکستان کی تسلیم شدہ حقوقِ انسانی کے بین الاقوامی معاہدوں کے رہنما اصول شامل ہیں۔

53- لیکن فرض کرلیا کہ پولیس افسران ان قوانین کی اطاعت نہیں کرتے؟

تو آپ اس کے حکامِ بالا، یا مجسٹریٹ کو اس معاملے کی سنگینی کے اعتبار سے رپورٹ کرسکتے ہیں۔ یہ ہمیشہ بہتر ہوتا ہے کہ شکایت تحریری طور پر کی جائے اور اس کی رسید حاصل کی جائے۔

54- میں کن چیزوں کی شکایت درج کراسکتا ہوں؟

آپ پولیس افسر کی کسی بھی غلط حرکت کی شکایت کر سکتے ہیں کیونکہ ایک حکومتی افسر ہونے کے طور پر وہ عوامی خادم بھی ہے اور وہ ہر وقت فرائض انجام دینے کا پابند ہے۔ نہ تو وہ اپنے فرائض کو نظر انداز کرسکتا ہے اور نہ اس میں تاخیر کرسکتا ہے۔

55- فرض کرلیا کہ پولیس افسر بدمزاج ہو اور میری بے عزتی کرے؟

اگر یہ فرائض اور نظم وضبط کی خلاف ورزی کا معاملہ ہو تو اس کے حکامِ بالا کو شکایت کی جاسکتی ہے لیکن اگر یہ اس سے بھی زیادہ سنگین نوعیت کا معاملہ ہو تو یا جرم کی شکل اختیار کرلے تب آپ کسی تھانے میں اس کے خلاف شکایت درج کر سکتے ہیں، یا مقامی عدالتی مجسٹریٹ کے پاس جا کر شکایت کر سکتے ہیں۔

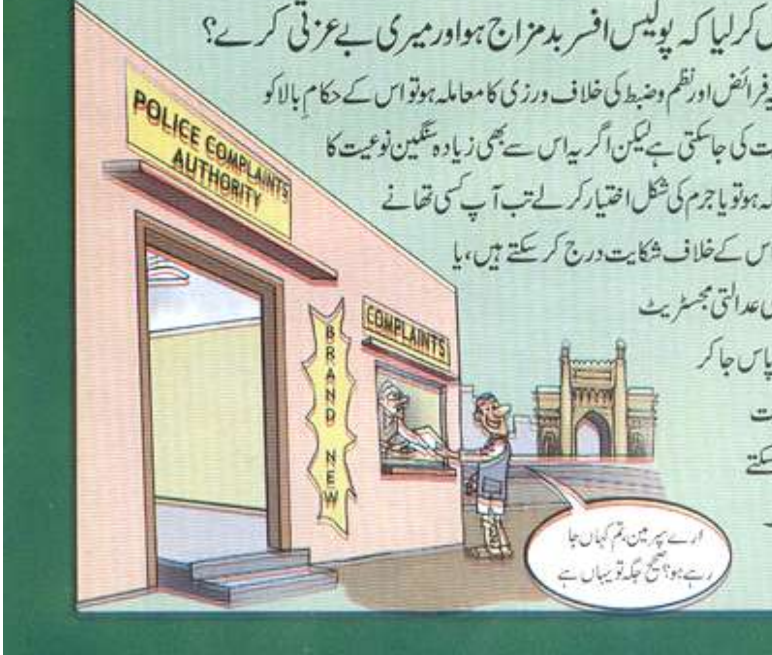

56- اگر میں مقامی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کراؤں تو وہ اپنے ہی اسٹاف کے خلاف شکایت درج کرنے سے انکار کر سکتے ہیں؟

ہاں۔ایسا بھی بعض اوقات ہوتا ہے،لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ معاملہ ختم ہوگیا۔آپ پولیس چیف کو گستاخانہ رویے ،فرض میں غفلت اور پولیس کے اختیارات کے غلط استعمال سے متعلق شکایت کر سکتے ہیں۔اگر یہ فعل جرم کے جیسا ہوتو قریب ترین مجسٹریٹ کو شکایت کی جاسکتی ہے۔

57- لیکن معاملات کو عدالت میں لے جانا بہت مشکل ہوتا ہے اور اس عمل میں وقت بھی لگتا ہے؟

اس کام کو آسان تر بنانے کے لیے خصوصی کمیشن یا باڈیز بنائی گئی ہیں جو کہ عوام کی جانب سے پولیس کے خلاف شکایات کا جائزہ لیتی ہیں۔یہ کمیشن انکوائری کریں گے اور اپنے اختیارات کے مطابق پولیس کے رکن کے خلاف ایف آئی آر درج کرانے کی ہدایت دیں گے یا نشانہ بننے والے شخص کو تاوان ادا کرنے کا حکم دیں گے۔

58- فرض کریں کہ میں پولیس کو کسی جرم کے بارے میں بتانا چاہوں تو میں کیا کروں؟

اگر یہ چوری، ڈاکہ زنی، خواتین کو ہراساں کرنے ،حملہ کرنے ،بچوں کے ساتھ بدفعلی ،زنا، اغوا، انسانی تجارت اور دنگا فساد جیسے سنگین جرائم سے متعلق ہے،تو آپ فوراً مقامی تھانے کے ذمہ دار افسر کے پاس براہِ راست جا کر ایف آئی آر درج کرا سکتے ہیں۔وہ اس امر کے پابند ہیں کہ تحریری طور پر اس کا اندراج کریں اور اس کی ایک نقل آپ کو بھی دیں۔حتیٰ کہ آپ مجسٹریٹ کے پاس جا کر شکایت کر سکتے ہیں جس کو وہ رجسٹر کرے گا۔

59- ایف آئی آر کیا ہوتی ہے؟

یہ فرسٹ انفارمیشن رپورٹ کا مختصر نام ہے،کوئی نشانہ بننے والا یا گواہ شخص، یا کوئی بھی فرد جو 'قابلِ دست اندازی' جرم کو جانتا ہو، ایف آئی آر درج کرا سکتا ہے۔ایف آئی آر میں آپ جو کچھ بھی بتائیں گے اس سے پولیس کا اس معاملے سے متعلق معلومات وحقائق جمع کرنے کا عمل شروع ہوگا تا کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ کیا ان کی بنیاد پر کوئی مقدمہ بنایا جا سکتا ہے۔

60- کیا مجھے صرف مقامی پولیس اسٹیشن تک جانا ہوگا، یا کسی بھی پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کرائی جاسکتی ہے؟

آپ کسی بھی تھانے میں ایف آئی آر درج کرا سکتے ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ اس تھانے میں جائیں جس کی حدود کے اندر جرم ہوا ہو، کیونکہ وہ زیادہ تیزی سے حرکت میں آ سکتے ہیں۔اگر

آپ کسی اور تھانے میں شکایت درج کرائیں گے تو پولیس اس بات کی پابند ہے کہ وہ اس کو متعلقہ تھانے تک بھجوائے۔ البتہ وہ آپ کی ایف آئی آر لکھنے سے اس لیے انکار نہیں کر سکتے کہ یہ جرم ان کی حدود کے اندر نہیں ہوا۔

61- کیا پولیس میری ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کر سکتی ہے؟

ہاں اور نہیں۔ پاکستان میں جرائم دو اقسام کے ہیں، قابلِ گرفت اور نا قابلِ گرفت۔ قابلِ گرفت جرائم کی مثالیں قتل، زنا، فساد اور ڈکیتی ہیں۔ یہ وہ تقصیرات ہیں جن کا پولیس براہِ راست خود نوٹس لے سکتی ہے، ایف آئی آر درج کر سکتی ہے اور تفتیش شروع کر سکتی ہے۔ 'نا قابلِ گرفت' جرائم، مثلاً دھوکہ دہی، فراڈ، جعلسازی، دوسری شادی اور عوامی پیمانے پر خرابی پیدا کرنا ہے۔ ان جرائم میں مزید تفتیش کا سلسلہ تب شروع ہوگا جب کوئی مجسٹریٹ شکایت ریکارڈ میں درج کرے گا اور پولیس کو معلومات کرنے کے لیے ہدایات دے گا۔ جرائم کی اس تقسیم کو موٹے موٹے انداز میں سمجھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جن جرائم میں فوری طور پر ردِ عمل کی ضرورت ہوتی ہے، ان کو براہِ راست پولیس میں رپورٹ کیا جا سکتا ہے اور دیگر کے لیے مجسٹریٹ کے پاس جاتے ہیں۔ اس طرح اگر پولیس آپ کی شکایت باضابطہ طور پر نہیں لیتی، ان کو کم سے کم آپ کی بات سن کر اس معاملے کا اندراج روزنامچے میں کرنا ہوگا اور اس کی ایک دستخط شدہ نقل بغیر کسی معاوضے کے آپ کو دینا ہوگی۔

62- فرض کریں کہ میری شکایت قابلِ گرفت جرم کے بارے میں ہے، لیکن تھانے کا افسر اس کو رجسٹر میں درج کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو پھر مجھے کیا کرنا ہوگا؟

آپ اس کے باوجود اس شکایت کو کسی سینئر افسر یا ضلعی پولیس کے سربراہ یا قریب ترین عدالتی مجسٹریٹ کے پاس لے جا سکتے ہیں اور وہ اس کو درج کرنے کا حکم دے سکتے ہیں۔ اس بات کا یقین کرنے کے لیے کہ آپ کی شکایت ریکارڈ میں ہے، اور اس پر کارروائی ہوگی، تو آپ اس شکایت کو اپنے ہاتھ سے دیں یا ڈاک کے ذریعے بھیجیں اور اس کو رجسٹر کروائیں۔ کوئی بھی صورت ہو رسید ضرور حاصل کریں جو کہ یہ ثابت کرے گی کہ اس شکایت کو متعلقہ دفتر میں وصول کر لیا گیا ہے۔

63- ایف آئی آر میں کیا لکھنا چاہیے؟

ایف آئی آر حقائق کی وہ صورت ہے جو کہ آپ کو معلوم ہے یا جو آپ کو بتایا گیا ہے۔ یہ ہمیشہ بہتر رہے گا اگر آپ ان حقائق کو ذاتی طور پر جانیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ آپ نے خود جرم کو دیکھا ہے۔ جو بھی صورت ہو، آپ کو صرف صحیح حقائق بیان کرنے ہیں۔ کبھی بھی حقائق میں مبالغہ آمیزی کر کے مفروضات یا مضمرات اخذ نہ کریں۔ وقوعہ کا آپ جگہ، تاریخ اور وقت درج کروائیں۔ احتیاط سے کام لیتے

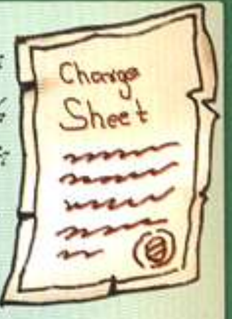

ہوئے ہر ملوث شخص کے کیے گئے کام کی ترتیب، کسی قسم کے زخم یا جائیداد کو پہنچائے گئے نقصان کی تفصیل دیں جو کہ واقع ہوا ہو۔ استعمال کیے گئے ہتھیاروں کی تفصیلات دینا نہ بھولیں۔ بہترین بات یہ ہے کہ ایسے حقائق اور حالات کو جلد از جلد ریکارڈ پر لایا جائے اگر ریکارڈ کرانے میں کوئی تاخیر ہوئی ہو تو اس تاخیر کا سبب لکھوانے کی بھی کوشش کریں۔

64- مجھے کیسے یقین ہو سکتا ہے کہ پولیس نے وہ کچھ صحیح لکھا ہے جو میں نے اسے بتایا ہے؟

یاد رکھیں ایف آئی آر، آپ کی معلومات کا نقطۂ نظر ہے یہ کسی شے کے بارے میں پولیس کا نقطۂ نظر نہیں ہے۔ پولیس کا کام صرف یہ ہے کہ وہ اس کو بالکل صحیح طور پر ریکارڈ کر لیں اور اس میں کچھ کمی بیشی نہ کریں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے قانون تو یہ کہتا ہے کہ پولیس آفیسر کو لازمی ایف آئی آر آپ کو پڑھ کر سنانی ہوگی اور صرف اسی صورت میں، جب آپ اس کے اندراجات سے متفق ہوں، تب آپ کو اس پر دستخط کرنے کی ضرورت ہوگی۔

65- ایک بار ایف آئی آر درج ہو جائے تو کیا ہوتا ہے؟

ایف آئی آر سے پولیس کا نظام حرکت میں آ جاتا ہے۔ تفتیش کے دوران، پولیس نشانہ بننے والے اور گواہوں سے بات کرتی ہے، ان کے بیانات اور حلف نامے ریکارڈ کرتی ہے، وقوعہ کی جگہ کا معائنہ کرتی ہے، فورینسک معائنے کے لیے اشیاء بھیجتی ہے، نعشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجتی ہے، متعدد افراد سے سوالات پوچھتی ہے، اور ہر مرحلے پر مزید تفتیش کرتی جاتی ہے۔ جب تفتیش مکمل ہو جائے تو انچارج آفیسر کو اس کا پورا ریکارڈ بنانا چاہیے۔ اس کو چارج شیٹ کا چالان کہا جاتا ہے۔

66- چارج شیٹ کا چالان کیا ہوتا ہے؟

تفتیش مکمل کرنے کے بعد آفیسر انچارج تمام حقائق کا جائزہ لے کر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کیا کافی شواہد دستیاب ہیں جو جرم کے واقع ہونے کو ظاہر کریں اور پھر اس بات کو چارج شیٹ میں مقدمے اور عدالت کی غرض سے لکھ ڈالتا ہے۔ اگر جرم کے تمام عناصر کو واضح نہ کیا جا سکے تو ملزم کو عدالت تک لانے کا عمل محض وقت کا ضیاع ہوگا۔ ایک بار جب چارج شیٹ مقدمہ چلانے کی خاطر عدالت میں چلی جائے تو وہ اس کا آزادانہ طور پر جائزہ لیتے ہیں تاکہ یہ دیکھیں کہ مذکورہ حالات و واقعات کیا واقعی یہ ثابت کرتے ہیں کہ جرم واقع ہوا ہے۔

67- کیا پولیس ہر شخص کو جس کا نام ایف آئی آر میں درج ہوگا، خود بخود گرفتار کر لے گی؟

نہیں اور ان کو ایسا کرنا بھی نہیں چاہیے۔ صرف اس لیے کہ کسی شخص کا محض نام درج ہونا اس کو

گرفتار کرنے کی کافی وجہ نہیں ہے۔ صرف اس وقت جب یہ یقین کرنے کے لیے کافی وجوہات مل جائیں کہ اس شخص نے جرم کیا ہوگا، تب پولیس اس شخص کو گرفتار کرسکتی ہے۔

68- کیا اب پولیس میری کی گئی شکایت کو کسی ایکشن لیے بغیر بند کرسکتی ہے؟

ہاں۔ اگر اپنی تحقیق سے انہیں یہ پتہ چلے کہ ایسے حقائق موجود نہیں ہیں جو اس خیال کے حق میں ہوں کہ جرم واقع ہوا ہے، یا الزامات کے حق میں کافی شواہد موجود نہ ہوں تو، لیکن جن لوگوں نے یہ جرم کیا ہو، اس وقت تک ان کا سراغ نہ ملا ہو، تو وہ اس کیس کو بند کرسکتے ہیں۔ تاہم انہیں اس فیصلے کے بارے میں آپ کو مطلع کرنا چاہیے۔ اس موقع پر آپ کے لیے یہ وقت ہے کہ عدالت میں اس کیس کے بند ہونے کی مخالفت کرسکیں۔

69- کیا مجھے میرے مقدمے پر پیش رفت کے بارے میں آگاہ کیا جاتا رہے گا؟

اس سلسلے میں قانون میں کچھ واضح نہیں ہے، جس سے یہ پتہ چلے کہ پولیس آفیسر کو آپ کو مقدمے کی پیش رفت کے بارے میں مطلع کرتے رہنا ہوگا۔ یہ بات البتہ اچھی ہوگی اگر شکایت کنندہ کو بتایا جائے کہ اس کا کیس کس طرح آگے بڑھ رہا ہے، بشرطیکہ اس عمل سے تفتیش پر برا اثر نہ پڑے۔

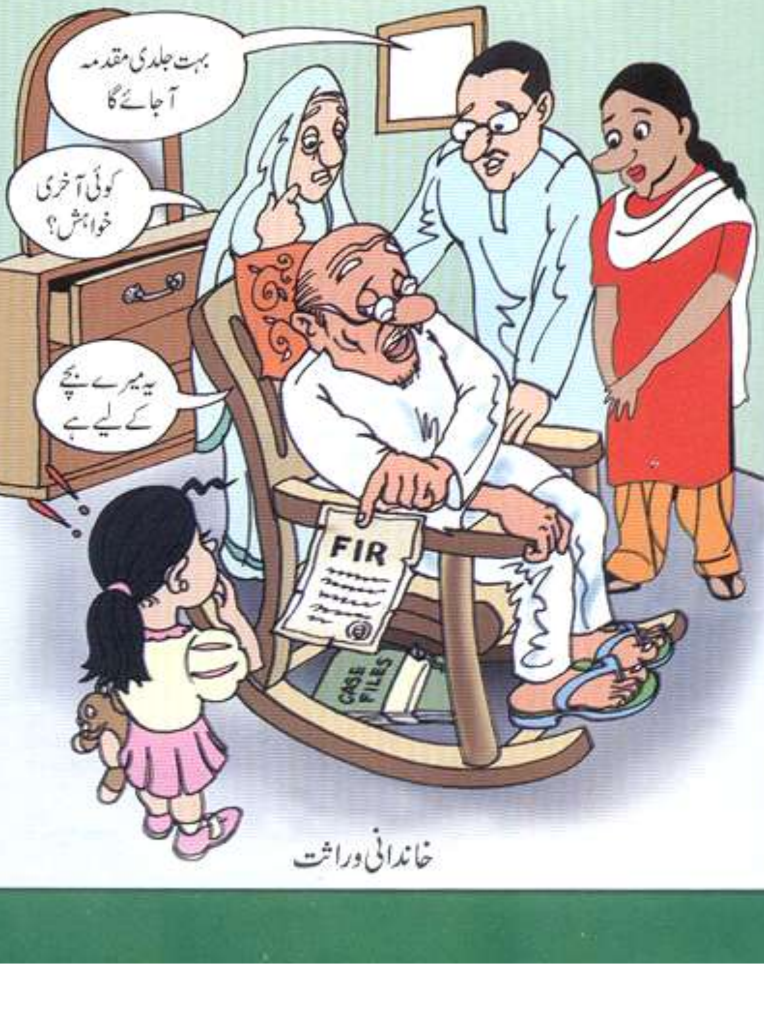

خاندانی وراثت

70- میں اس صورت میں کیا کروں اگر پولیس معاملے میں تفتیش نہ کر رہی ہو، بہت سست رفتاری کا مظاہرہ کر رہی ہو، یا تفتیش کو بہت واضح خطوط پر نہ کر رہی ہو؟

قانون میں ایک اہم اصول یہ ہے کہ کوئی بھی فرد پولیس کی تفتیش میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ طے ہو گیا کہ پولیس نے پیش رفت سے انکار کر دیا ہے، یا بہت ہی حد سے زیادہ سستی کا مظاہرہ کر رہی ہو، یا جان بوجھ کر تفتیش عام واضح خطوط پر نہ کر رہی ہو تو آپ یقیناً حکام بالا یا قریب ترین مجسٹریٹ کو شکایت کر سکتے ہیں جو پولیس کو تفتیش کرنے کے لیے احکامات دے سکتا ہے اور تفتیش کا ریکارڈ طلب کر سکتا ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ تحریری طور پر خط و کتابت اور ریکارڈ کی ایک رسید آپ کے پاس ہونی چاہیے۔

طریقہ کار کی تلاش

71- کیا میں جب چاہے پولیس آفیسر کو کال کرسکتا ہوں؟

ہاں اور نہیں۔ پولیس کے پاس کام کی زیادتی ہوتی ہے اور ان کی تعداد بہت کم ہے چنانچہ عوام ان کو بار بار اپنی شکایات اور غیر مستقل نوعیت کی اطلاعات کے لیے مسلسل پریشان نہیں کرسکتے۔ البتہ اگر آپ مشکل میں ہوں، تو آپ پولیس کو کال کرسکتے ہیں، یا کوئی جرم ہو چکا ہو، یا ہو رہا ہو، یا کہیں پر دنگا فساد کا خطرہ ہو، یا لوگ لڑ جھگڑ رہے ہوں اور بدامنی کا امکان ہو، یا آپ کے پاس کوئی سنجیدہ نوعیت کی اطلاع ہے جو پولیس کو دینی ضروری ہے۔ لیکن آپ پولیس کو ان چیزوں کے لیے کال نہیں کرسکتے جن کا تعلق ان کے فرائض سے نہیں ہے۔

72- کیا کوئی پولیس آفیسر میرے گھر میں بغیر بلائے آسکتا ہے میرے گھر کی تلاشی لے سکتا ہے اور چیزوں کو لے جاسکتا ہے؟

بہت ہی محدود صورتوں میں یہ ممکن ہے۔ اگر پولیس آپ کے گھر پر سوالات کرنے کے لیے آتی ہے، وہ صرف آپ کی دعوت پر گھر میں داخل ہوسکتی ہے۔ تاہم اگرچہ پولیس کے پاس یہ سمجھنے کی بہت معقول وجہ ہو کہ آپ نے کسی مشکوک یا مجرم شخص کو چھپایا ہوا ہے، یا آپ کے پاس مسروقہ مال ہے، یا غیر قانونی ہتھیار آپ کے گھر میں ہیں، تو وہ صرف اس صورت میں داخل ہوسکتی ہے جب ان کے پاس مجسٹریٹ کا جاری کردہ تلاشی کا وارنٹ ہو۔ لیکن اگر اس مشکوک شخص یا مجرم، یا شے کو فوری طور پر حاصل کرنا لازمی ہو، یا اس بات کا ڈر ہو کہ اس شے کو ضبط نہ کیا گیا تو ضائع ہو جائے گی، تب وہ آپ کے گھر میں بغیر وارنٹ کے بھی داخل ہوسکتے ہیں۔

73- کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ پولیس مکان میں داخل ہوسکتی ہے اور اشیاء لے جاسکتی ہے؟

نہیں۔ یہ صرف اس صورت میں ہے جب کوئی حقیقی ہنگامی ضرورت ہو۔ مثلاً یہ ڈر ہو کہ مشکوک شخص بھاگ جائے گا، یا یہ کہ شہادت ضائع ہو جائے گی، تو پولیس بغیر وارنٹ کے آپ کے گھر میں داخل ہوسکتی ہے۔

وارنٹ کے ساتھ آئے یا بغیر وارنٹ کے، اس میں ایک طریقہ کار ہے جس پر عمل کرنا ہوتا ہے، پولیس کو اپنے ساتھ دو آزاد گواہ لانے چاہئیں۔ تلاشی گھر کے مالک کی موجودگی میں کرنی چاہیے۔ مالک کو گھر سے نکلنے کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ پولیس کو فہرست بنانی چاہیے کہ کیا کیا وہ لے جا رہی ہے۔ پولیس، گواہان اور مالک کو اس فہرست پر دستخط کرنے چاہئیں تاکہ یہ پرکھ سکیں کہ کیا کچھ لے جایا جا رہا ہے۔ مالک کے پاس ایک کاپی چھوڑنی چاہیے۔ اگر گھر میں پردہ نشین عورتیں ہوں تو خاتون آفیسر کو بھی تلاشی کرنے والی پارٹی میں شامل ہونا چاہیے۔

74- سرچ وارنٹ (تلاشی کا وارنٹ) کیا ہوتا ہے؟

لوگوں کے گھر اور دفاتر نجی جگہیں ہوتی ہیں اور کسی معقول وجہ کے بغیر کسی اتھارٹی کو ان میں تلاشی یا داخلے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ چنانچہ قانون میں یہ ضروری ہے کہ جو کوئی داخل ہونا چاہے، اس کو یہ واضح کرنا پڑے گا کہ اس کا اس حق کو سلب کرنا کیوں ضروری ہو گیا ہے۔ چنانچہ پولیس کو مجسٹریٹ کے پاس جانا پڑے گا اور اس یقین کی وجہ بتانی پڑے گی کہ اسباب، کاغذات یا اشخاص جو اس احاطے میں چھپے ہوئے ہیں، ان کی مدد سے جرم کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔

اگر مجسٹریٹ قائل ہو جائے تو پولیس آفیسر کو اختیار دے دیا جائے گا۔ یہ اختیار، جس پر دستخط اور کورٹ کی مہر ہوتی ہے،، بہت محدود ہوتا ہے اور اس میں کسی خاص آفیسر کا نام اور رینک درج ہوتا ہے جو کہ کسی خاص جگہ میں داخل ہو سکتا ہے۔

75- اگر میں راستے میں پیدل جا رہا ہوں تو کیا پولیس آفیسر مجھے روک سکتا ہے اور کوئی بھی سوال کر سکتا ہے؟

نہیں۔ عام طور پر پولیس کو لوگوں کے معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے اگر وہ اپنے جائز کاروبار کے لیے کہیں جا رہے ہوں۔ لیکن اگر وہ یہ سمجھے کہ کوئی شخص کسی جگہ خصوصاً اندھیرا ہونے کے بعد گھوم پھر رہا ہے تو وہ پوچھ سکتی ہے کہ تمہارا نام کیا ہے اور تم کیا کر رہے ہو۔ اگر سارا معاملہ ہی مشکوک یا مشتبہ لگے تو وہ آپ کو گرفتار کر سکتی ہے۔

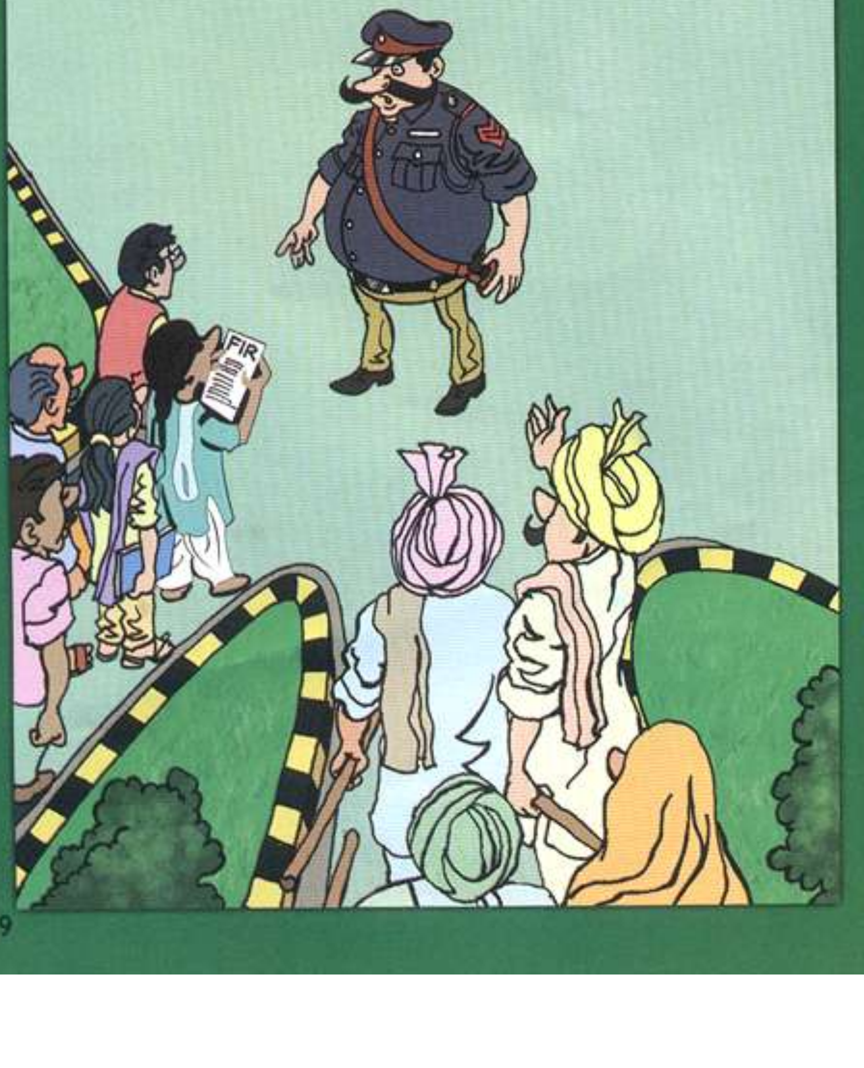

76- کیا پولیس کسی راستے میں ہونے والے جلسے یا جلوس کو منتشر کرنے کے لیے طاقت کا استعمال کرسکتی ہے؟

ہاں۔ البتہ پولیس جو کچھ بھی کرتی ہے اسے معقول ہونا چاہیے۔ وہ لوگوں کو سزا دینے کے لیے نہیں ہیں۔ ان کی موجودگی عوام کا تحفظ کرنا اور امن وامان میں خلل کو روکنا ہے۔ چنانچہ یہ قانون کہ پولیس کو صرف اس وقت طاقت استعمال کرنی چاہیے جب یہ ہجوم پر قابو پانے کے لیے آخری حربہ رہ گیا ہو۔ اگر اسے استعمال کرنا ہی ہے، تو اس کو کم سے کم ہونا چاہیے۔ صورت حال کے متناسب ہونا چاہیے۔ اور جلد از جلد اس کا استعمال ختم کردینا چاہیے۔

77- کیا پولیس اپنی مرضی سے گولی چلاسکتی ہے؟

نہیں۔ بہت ہی کم صورتیں ایسی ہیں جن میں مہلک طاقت کا استعمال کیا جاسکتا ہے، یعنی جب کنٹرول کے دوسرے سب ذرائع آزمائے جاچکے ہوں اور وہ بے کار ثابت ہوئے ہوں۔ تاہم ایک مجسٹریٹ کو اس گولی چلانے کے عمل کی منظوری دینا ہوگی۔

78- تو پھر پولیس کیا کرے گی جب کوئی ہجوم بے قابو ہوجائے، پتھراؤ کررہا ہو یا جائیداد کو نقصان پہنچارہا ہو؟

پولیس کا فرض جان اور مال کی حفاظت کرنا ہوتا ہے لیکن اپنے فرائض کو ادا کرنے کا ایک ترتیب وار طریقہ ہے۔ پہلے ہجوم کو بڑی تعداد میں خبردار کرنا ہوگا کہ وہ منتشر ہوجائے اس میں اتنا وقت

دیا جائے کہ وہ منتشر ہو سکیں۔ پھر آنسو گیس استعمال کرنی چاہیے یا لاٹھی چارج کیا جائے مزید خبردار کرنے کے بعد لاٹھیاں بھی سر اور کندھوں کے نیچے نہیں برسانی چاہئیں بلکہ انہیں کمر سے نیچے مارنا چاہیے۔ اگر پولیس کو گولی چلانا ہی پڑے تو بہت واضح اور صاف صاف تنبیہ کرنی چاہیے کہ فائرنگ سے کسی کا جانی نقصان ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں بھی یہ اصول پیشِ نظر رہے کہ طاقت کا استعمال کم سے کم تر ہوگا۔ اگر پولیس کو گولی چلانی ہے تو اس کو ہلکا ہونا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ اس کا مقصد ہجوم کو خوفزدہ کرنا ہو، نا کہ عوام کی جان لینا مقصد ہو بلکہ محض ہجوم کو منتشر کرنا ہو۔ جونہی ہجوم میں منتشر ہونے کے آثار پیدا ہوں، گولی چلانا ختم کر دینا چاہیے۔ بلاشبہ ہر آفیسر کو فرداً فرداً اس واقع میں اپنے اپنے کردار کی رپورٹ، ریکارڈ کی خاطر بنانی چاہیے۔

79- کیا پولیس مجھے کسی نامعلوم جگہ پر رکھ سکتی ہے اور کسی کو بھی میرے بارے میں یہ خبر دے کہ میں اس کی تحویل میں ہوں؟

نہیں۔ جونہی پولیس آپ کو اپنی تحویل میں لے، آپ کی جسمانی صحت اور آپ کے حقوق کی حفاظت اس کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ اگر آپ کو کوئی نقصان پہنچتا ہے، یا آپ کے حقوق کا کسی طرح احترام نہیں کیا جاتا، تو پولیس ذمہ دار ہوگی۔ یہ ایک اہم قانونی نکتہ ہے جو ذہن میں رہنا چاہیے۔

مزید یہ حقیقت کہ پولیس اپنے فرائض کے تحت پابند ہے کہ روزنامچے میں ان سب لوگوں کا ریکارڈ مرتب کرے جو پولیس اسٹیشن آئے۔ یہ ڈائری یہ بتائے گی کہ آپ کو کس وقت اسٹیشن لایا گیا سوالات کی غرض سے اور کب گرفتار کیا گیا تھا۔ یہ تفتیشی افسر کی کیس ڈائری میں بھی درج ہوگا۔ پولیس کنٹرول روم میں گذشتہ بارہ گھنٹوں میں گرفتار کیے گئے تمام افراد کی فہرست بھی آویزاں کی جانی چاہیے۔

80- کیا پولیس آفیسر مجھے تھانے میں روک سکتے ہیں، یا میں جب آنا چاہوں آ سکتا ہوں؟

جب تک آپ کو باقاعدہ طور پر گرفتار نہ کیا جائے، تو آپ کو آپ کی مرضی کے خلاف تحویل میں نہیں رکھا جا سکتا۔ اگر پولیس نے آپ کو پوچھ گچھ کے لیے بلایا ہے تو آپ کا فرض ہے کہ آپ ان کے ساتھ تعاون کریں اور تحقیقات میں مدد دیں لیکن پوچھ گچھ مناسب اور قابلِ انداز ہونی چاہیے اور اس کا سلسلہ دراز نہیں ہوتے جانا چاہیے۔ پولیس آپ کو تھانے میں طویل عرصے تک انتظار نہیں کروا سکتی۔ اگر ایسے حالات ہوں تو جب آپ چاہیں، آپ آ سکتے ہیں۔

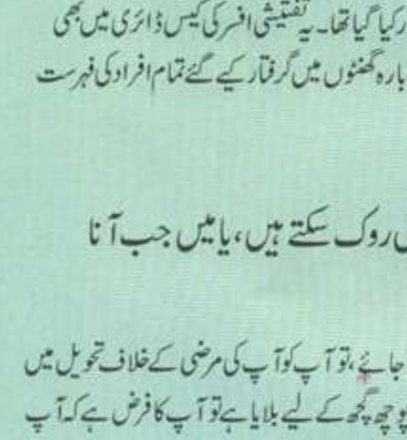

81- فرض کریں کہ پولیس آفیسر مجھے آنے سے روک رہا ہے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

اگر آپ باقاعدہ طور پر حراست میں نہیں ہیں، تو آپ کو آپ کی مرضی کے خلاف ایک لمحہ بھی روکنا سنگین جرم ہے۔ اس کو غیر قانونی نظر بندی کہا جاتا ہے۔ اور اس جرم کے بارے میں آپ، یا آپ کے اہلِ خانہ یا دوست حکامِ بالا حتیٰ کہ مجسٹریٹ کو بھی شکایت کر سکتے ہیں۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ آپ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ تک فوراً جا سکتے ہیں اور اپنے وکیل، اہلِ خانہ، یا دوستوں کے ذریعے حبسِ بے جا کی پٹیشن دائر کر سکتے ہیں جس میں آپ کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا جائے۔

82- حبسِ بے جا سے کیا مراد ہے؟

لوگوں کی حفاظت کا یہ بہت ہی پرانا نسخہ ہے۔ اس کا لفظی مطلب تو ہے 'جسم کو سامنے لانا' غلط بنیاد پر نظر بندی کے خلاف یہ سب سے زیادہ عملی طور پر مفید ہے، عدالتیں، ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ، اس پر فوری طور پر عمل شروع کر دیتی ہیں، جب عدالت کو ایک بار یہ درخواست موصول ہو جائے کہ مظلوم کو آخری بار پولیس کی تحویل میں دیکھا گیا تھا، تو عدالت پولیس کو کہے گی کہ اس شخص کو فوری حاضر کیا جائے اور اگر نظر بندی کا کوئی جواز نہیں تو اس کو رہا کیا جائے۔ اگر یہ نظر بندی غیر قانونی ہو تو عدالت مظلوم شخص کو ہرجانہ بھی ادا کر سکتی ہے۔

83- کیا جس شخص کو غیر قانونی طور پر گرفتار کیا گیا ہو، اس کے بارے میں مجھے جاننے کا کوئی اور طریقہ بھی ممکن ہے اور یہ بھی میں جان سکوں کہ اس کو کہاں رکھا گیا ہے؟

آپ عدالت میں جا کر بیلف حاصل کریں جو آپ کے ساتھ جا کر تمام تھانوں میں یا مشکوک جگہوں پر اس کو تلاش کرے۔

84- کیا پولیس آفیسر مجھے وجہ بتائے بغیر گرفتار کر سکتا ہے؟

نہیں۔ پولیس صرف اس صورت میں گرفتاری کر سکتی ہے جب اس کی معقول وجوہات موجود ہوں۔ مثلاً اگر کسی شخص کو کسی غلط کام کے ارتکاب کے وقت رنگے ہاتھوں پکڑا جائے، یا کسی تفتیش میں بہت سے حالات اس کی طرف اشارہ کرتے ہوں، یا کوئی شخص کسی جرم سے پہلے، دوران یا بعد میں مدد کرتا ہوا پایا جائے، تو اس کو گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ گرفتار کرنے کی معقول وجہ

موجود ہونی چاہیے۔ لیکن محض اس لیے کہ کسی شخص کا نام ایف آئی آر میں موجود ہے، اس کی گرفتاری کی وجہ نہیں بن سکتا۔ بلکہ شہادت کی صورت میں آپ کے خلاف زیادہ وجہ ہونی چاہیے کہ آپ کو گرفتار کیا جا سکے۔ ماہرین نے بارہا اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ساٹھ فیصد تک گرفتاریاں غیر ضروری یا غیر معقول وجہ سے کی جاتی ہیں۔

85- اگر پولیس میرے اوپر کسی جرم کی وجہ سے شک کرتی ہے تو کیا وہ میرے اہلِ خانہ کو بھی گرفتار کر سکتی ہے؟

نہیں۔ کوئی شخص رشتہ دار ہونے کے باعث قصوروار نہیں ہوتا۔ ہر شخص کا قصور یا اس کی بے گناہی اس کے انفرادی اعمال کی وجہ سے شمار ہوگی پولیس کسی کے اہلِ خانہ یا دوستوں کو دھمکی نہیں دے سکتی اور نہ ہی ان کو سودے بازی کی نیت سے اپنی تحویل میں لے سکتی ہے۔ اس طرح کا یرغمال بنانا غیر قانونی نظر بندی کے سنگین جرم کے مترادف ہوگا۔

کوئی مقدمہ کتنا بھی مشکل ہو پولیس کے لیے، لیکن وہ مشکوک شخص پر اعتراف کے لیے دباؤ ڈالنے کی غیر قانونی حرکت نہیں کر سکتے۔ صرف ان ہی افراد کو گرفتار کیا جا سکتا ہے جن کے بارے میں معقول وجوہات موجود ہوں یہ سمجھنے کی کہ انہوں نے کوئی جرم کیا ہے۔

86- کیا عورتوں کو حراست میں لینے اور تحویل میں ان سے برتاؤ کا کوئی خاص قانون موجود ہے؟

ہاں۔ کوئی عورت بھی غروبِ آفتاب سے طلوعِ آفتاب کے دوران گرفتار نہیں کی جا سکتی جب تک کہ ایسا کرنے کی ٹھوس وجوہات موجود نہ ہوں۔ حتیٰ کہ پھر بھی مجسٹریٹ سے خصوصی اجازت کی ضرورت ہوگی۔

عورت کو پولیس اسٹیشن میں علیحدہ لاک اَپ میں رکھا جائے گا اور کسی قسم کا کوئی معائنہ یا تلاشی صرف خاتون پولیس آفیسر ہی کر سکتی ہے۔ یہ امر پولیس افسران کے بہترین مفاد میں ہے کہ عورتوں سے متعلق تمام طریقہ کار پر احتیاط سے عمل کیا جائے اور اس کا ریکارڈ باریک بینی سے مرتب کیا جائے۔ مثلاً قانون یہ کہتا ہے کہ اگر تحویل میں لی گئی عورت زنا کی شکایت کرتی ہے تو اس کو تسلیم کیا جائے گا، جب تک پولیس یہ ثابت نہ کر دے کہ ایسا نہیں ہوا۔

87- بچوں کے بارے میں کیا صورت ہے؟ کیا ان کے لیے کوئی خاص طریقۂ کار ہیں؟

عام قانون کے تحت 17 سال سے کم عمر کے بچے پر جرم کا الزام عائد نہیں کیا جاسکتا اس لیے ان کو پولیس کی تحویل میں نہیں لیا جاسکتا۔ 18 سال تک کے بچوں سے پوچھ گچھ، تحویل، ضمانت اور رہائی کا طریقۂ کار سب جوینائیل جسٹس سسٹم آرڈی نینس 2000ء میں درج کیا گیا ہے۔

88- اگر پولیس مجھے گرفتار کر لیتی ہے، تو کیا وہ مجھے جب تک چاہے اپنے پاس رکھ سکتی ہے؟

نہیں۔ زیادہ سے زیادہ وقت جس کے لیے کسی شخص کو تھانے میں تحویل میں رکھا جاسکتا ہے چوبیس (24) گھنٹے ہے۔ پولیس کو چوبیس گھنٹے کا وقت ختم ہونے سے قبل اپنی تحویل میں لیے گئے فرد کو ان تمام کاغذات کے ساتھ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا ہوگا جو اس کی حراست کو جائز ثابت کرتے ہوں اور اس سے زیادہ وقت ان کو نہیں دیا جاسکتا۔

89- تو پھر کس طرح لوگوں کو ہفتے کی شام کو گرفتار کر کے سوموار (پیر) کی صبح تک تحویل میں رکھا جاتا ہے؟

اس غیر قانونی حرکت کے پیچھے یہ بہانہ پولیس کا ہوتا ہے کہ ہفتے کے اختتام پر کوئی مجسٹریٹ دستیاب نہیں ہے، حالانکہ دراصل ہمیشہ ایک مجسٹریٹ ڈیوٹی پر موجود ہوتا ہے جو سارے دنوں اور سارے اوقات میں دستیاب ہوتا ہے۔ کسی بھی تحویل میں لیے گئے شخص کو جس کی چوبیس گھنٹے کی مہلت عدالت کے باقاعدہ اوقات شروع ہونے سے پہلے ختم ہو رہی ہو، تو اسے مجسٹریٹ کے گھر پر اس کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے اور مجسٹریٹ اس مشکوک سے ملنے سے انکار نہیں کرسکتا۔

90- کسی کو کیسے خبر ہوگی کہ میں کہاں ہوں؟

قانون میں اس حوالے سے کئی تحفظات ہیں کہ آپ کو نظام کے اندر گمشدہ ہونے سے بچایا جائے۔ جیسے ہی پولیس آپ کو گرفتار کرے تو ان کو 'گرفتاری کی یادداشت' تیار کرنا ہوگی اور اس کو لوکل مجسٹریٹ کے پاس بھیجنا ہوگا۔

91- میرے لیے 'گرفتاری کی یادداشت' کا کیا فائدہ ہے؟

یہ غیر قانونی نظر بندی کے خلاف تحفظ دیتی ہے۔ گرفتاری کی یادداشت میں آپ کا نام، وقت، تاریخ اور گرفتاری کی جگہ کے ساتھ یہ بھی درج ہوتا ہے کہ گرفتاری کی وجہ کیا ہے اور کس الزام کا شبہ کیا جا رہا ہے۔ اس پر پولیس، دو گواہوں اور آپ کے دستخط ہوں گے تا کہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ریکارڈ میں درج شدہ بیان سچا اور حقائق پر مبنی ہے۔ اس یادداشت کو مجسٹریٹ کے حوالے کیا جاتا ہے اور جب مجسٹریٹ کی آپ سے پہلی ملاقات ہوگی، تو وہ دوبارہ چیک کرے گا کہ جو کچھ کہا گیا ہے کیا وہ درست ہے۔ پولیس کو 'معائنے کی یادداشت' بھی تیار کرنا ہوگی۔

92- معائنے کی یادداشت کیا ہوتی ہے؟

یہ تحویل کے وقت آپ کی جسمانی حالت کا بیان ہوتا ہے۔ اس میں عمومی جسمانی حالت اور کسی بڑے یا چھوٹے زخم کا اندراج ہونا متوقع ہوتا ہے۔ اس پر آپ کے اور گرفتار کرنے والے آفیسر کے دستخط ہوں گے اور اس کی ایک نقل آپ کو بھی دی جائے گی۔ اس میں اور گرفتاری کی یادداشت کے درمیان یہ فرق ہے کہ اس (معائنے کی یادداشت) کی نقل کے لیے آپ کو درخواست کرنا ہوگی۔ اگر آپ یہ درخواست نہیں کرتے تو یہ آپ کو نہیں ملے گی۔ اس طریقہ کار سے یہ یقین کرنا مقصد ہوتا ہے کہ تحویل میں کوئی مار پٹائی اور تشدد تو نہیں کیا گیا۔

اگر حراست میں لینے والا آفیسر ہی آپ کا معائنہ کر رہا ہے تو کاغذ کا ایک ٹکڑا آپ کی بہت ہی کم حفاظت کر سکتا ہے۔ تاہم چونکہ کسی منظور شدہ ڈاکٹر کا تصدیق نامہ بھی مجسٹریٹ کو پہلی پیشی پر دیگر کاغذات کے ہمراہ دینا ہوگا، اس لیے ڈاکٹر کو آپ کا معائنہ کرنا چاہیے اور آپ کی جسمانی حالت کے بارے میں بیان تیار کرنا چاہیے اس سے قبل کہ آپ کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے۔

93- مجھے ان سب کا کس طرح علم ہو سکتا ہے؟

گرفتاری کے وقت پولیس کو قانون کے تحت آپ کو آپ کے حقوق کے بارے میں بتانا چاہیے۔ ایک ذمہ دار شہری کے طور پر آپ کو بھی اپنے حقوق اور فرائض پتہ ہونے چاہئیں۔

94- کیا پولیس آفیسر مجھے تحویل میں رکھتے ہوئے مار پٹائی کر سکتا ہے؟

نہیں۔ پولیس تحویل میں لینے کے دوران کسی قسم کی پٹائی، تھپڑ، دھمکی یا خوفزدہ کرنے کی حرکت نہیں کر سکتی۔ یہ خلافِ قانون ہے اور اس کے لیے پولیس آفیسر کو سزا دی جا سکتی ہے۔

95- کیا پولیس آفیسر مجھے اعترافِ جرم پر مجبور کر سکتا ہے؟

نہیں۔ پولیس آفیسر کو پوچھ گچھ کا حق حاصل ہے لیکن وہ آپ کو کسی ایسی بات کے کہنے پر مجبور نہیں کر سکتا، جس کے بارے میں آپ کو کوئی علم نہ ہو، یا کسی ایسے جرم کا اعتراف جس کا آپ نے ارتکاب نہ کیا ہو۔ کوئی بھی صورت ہو، پولیس آفیسر کے سامنے کیا گیا اعتراف عدالت میں صحیح تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

96- کیا پولیس ان ساری پابندیوں کے ساتھ قصوروار شخص کی گرفتاری کر سکتی ہے؟

سب سے پہلے تو پولیس کا کام یہ طے کرنا نہیں ہے کہ وہ طے کرے کہ کون شخص قصوروار ہے اور کون نہیں۔ پولیس کا کام صرف مشکوک افراد اور ملزمان کو گرفتار کرنا ہوتا ہے۔ ان کا رویہ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ فرد قصوروار ہے اور ان کو اسے سزا دینے کا حق حاصل ہے۔ یہ کام عدالتوں کا ہے۔ اسی دوران تحویل میں لیے گئے افراد کو ہر طرح کے جھوٹے الزامات اور بدسلوکی کے خلاف تحفظ دینا چاہیے۔ دراصل کچھ ایسی پابندیاں نہیں ہیں لیکن اس طرح کے باقاعدہ اور منصفانہ طریقۂ کار موجود ہیں جو یہ یقینی بناتے ہیں کہ ہر شخص کو عدالتوں کے سامنے پورا پورا موقع دیا جا سکے۔

97- مگر ملزم افراد کے لیے تو بہت زیادہ حقوق رکھے گئے ہیں، لیکن مظلوم افراد کے بارے میں کیا صورت ہے؟

بیشتر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص مظلوم کی مدد نہیں کر رہا ہے لیکن حقیقت میں عدالت کی ساری قوت مظلوم کے ساتھ ہوتی ہے۔ مظلوم افراد کی جانب سے ریاست مجرموں کی تلاش کرتی ہے۔ مظلوموں ہی کے لیے ریاست قصوروار افراد کو سزا دیتی ہے۔ ملزم اکیلا رہ جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ بالکل بھی قصوروار نہ ہو۔ اس لیے ایک فرد کے خلاف جس کو اپنا دفاع کرنا ہے، ریاست کے اختیارات کو متوازن کرنے کے لیے قانون میں تحفظات رکھے گئے ہیں اور مفت قانونی امداد جیسی سہولتیں بھی رکھی گئی ہیں ان افراد کے لیے جو اس کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے۔

98- کیا مجھے پولیس سے ضمانت مل سکتی ہے؟

اس کا انحصار اس پر ہے کہ اگر تو آپ کو قابلِ ضمانت جرم کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا ہے تو آپ پولیس سے ضمانت حاصل کر سکتے ہیں، لیکن اگر آپ کو نا قابلِ ضمانت جرم کے لیے گرفتار کیا گیا ہے تو پولیس آپ کو ضمانت پر رہا نہیں کر سکتی سوائے اس کے کہ اس تھانے کا ہاؤس آفیسر اس بات کو مناسب سمجھے کہ آپ کو وعدہ نامے پر رہا کیا جا سکتا ہے۔

99- کیا یہ جاننا ضروری ہے کہ قابلِ ضمانت جرم کون سا ہے اور کون سا جرم نا قابلِ ضمانت ہوتا ہے؟

ہاں۔ قابلِ ضمانت جرائم کم سنگین ہوتے ہیں جن میں ضمانت کا حق مل جاتا ہے ایسی صورتوں میں آپ کو فوراً ضمانت پولیس سے حاصل کر لینی چاہیے نا قابلِ ضمانت جرائم سنگین ہوتے ہیں جن میں ضمانت ایک سہولت سمجھی جاتی ہے اور اسے صرف عدالتیں ہی دے سکتی ہیں۔

100- کیا ضمانت حاصل کرنا ناممکن ہے اگر مجھ پر نا قابلِ ضمانت الزام لگ جائے؟

نہیں۔ ضروری نہیں۔ آپ کو نا قابلِ ضمانت جرائم کی بھی ضمانت مل سکتی ہے۔ آپ کو کورٹ میں ضمانت کے لیے درخواست دینا ہوگی۔ عدالت جرم کی سنگینی کا جائزہ لے گی یا یہ کہ کیا آپ ضمانت پر رہا ہونے کے بعد فرار ہو جائیں گے یا گواہوں کو دھمکائیں گے یا ثبوت تبدیل کر دیں گے۔ اگر عدالت یہ محسوس کرے کہ آپ یہ سب نہیں کریں گے تب آپ کو ضمانت پر رہا کیا جائے گا۔

101- کیا اس سے مراد یہ ہے کہ میں اب آزاد ہوں؟

نہیں۔ آپ کو ابھی مقدمے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جس کے دوران عدالت یہ فیصلہ کرے گی کہ آپ قصوروار ہیں یا بے قصور۔

Police Ensignia

Deputy Inspector General of Police (DIG)

Additional Inspector General of Police (IGP)

Inspector General of Police (IGP)

Senior Superintendent of Police (SSP)

Superintendent of Police (SP)

Superintendent of Police (SP)

Source: Khan Badge Makers, Saddar, Karachi.

Police Ensignia

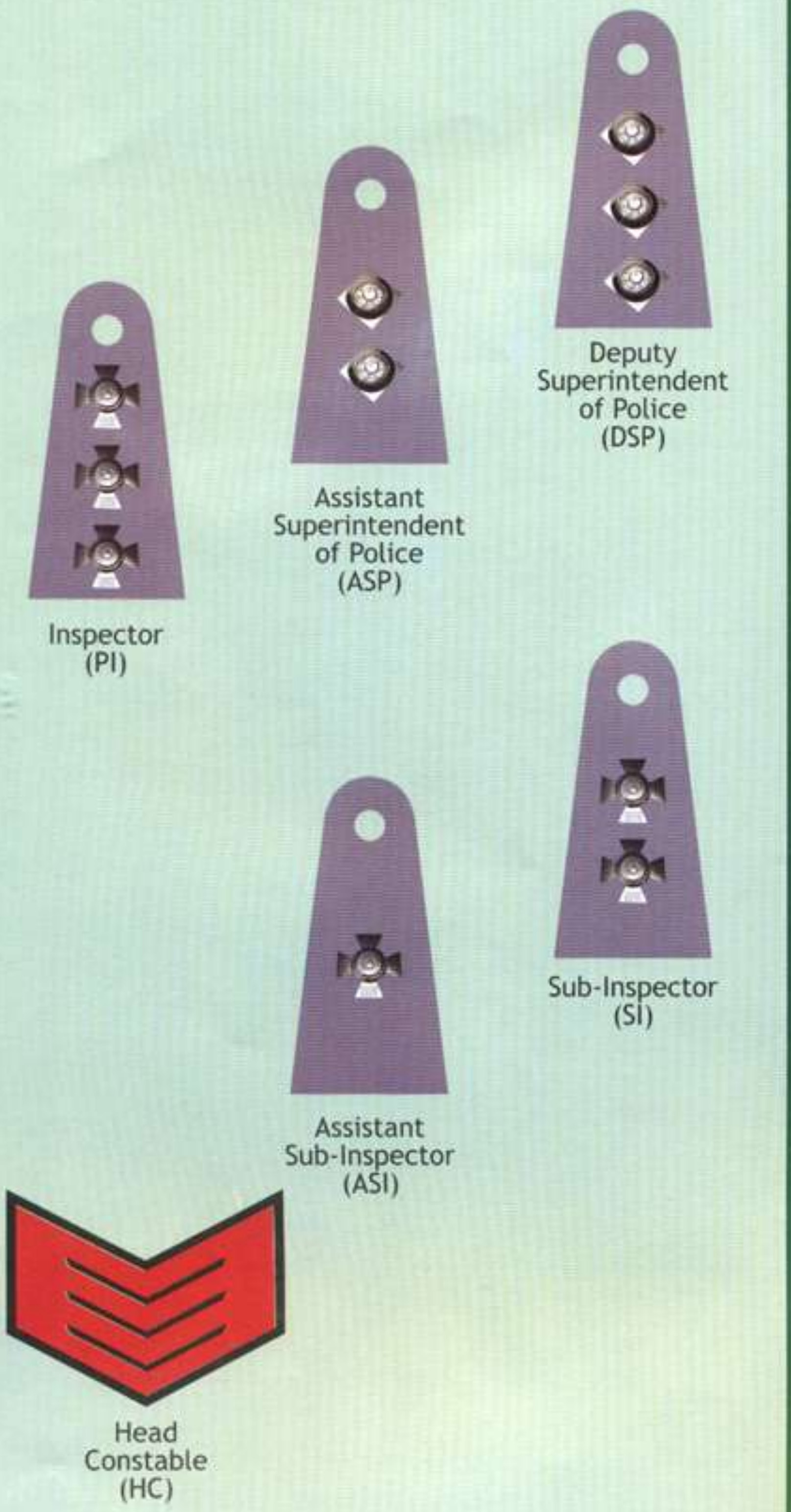

Source: Khan Badge Makers, Saddar, Karachi.

پولیس بحیثیت خدمت برائے شہری

بہتر ماحول کے لیے ہم پاکستان کے عوام شہری سی۔ بی۔ ای تنظیم کے پلیٹ فارم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پولیس کے لیے حسب ذیل کی ضرورت ہے:

- باور کرایا جائے کہ شہری ان کو تنخواہ ادا کرتے ہیں۔
- ملازم کی حیثیت سے انہیں شہریوں کی خدمت کرنی چاہیے۔
- عہدوں میں مساوات رکھی جائے۔
- عوامی شکایات سے فوری نمٹنے کا موثر نظام قائم رکھا جائے۔
- عوامی شکایات کو حل کرنے کے لیے ایک پولیس محتسب کی تقرری کی جائے۔
- اس امر کو پیش نظر رکھا جائے کہ پولیس پیشہ ورانہ صلاحیت خدمت کے جذبے کی حامل اور عوام کو جوابدہ ہو۔
- تمام تھانوں میں سٹیزن پولیس لائزن کمیٹی/کمیونٹی پولیسنگ مع ہیومن رائٹس سیل قائم کیے جائیں۔
- وفاقی سطح پر پراونشل سیفٹی (اور پولیس کمپلینٹ) کمیشن تشکیل دیا جائے۔
- کسی سیاسی دخل اندازی کے بغیر پولیس اصلاحات کی جائیں۔
- کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے پولیس اہلکاروں کی تنخواہوں اور مراعات میں اضافہ کیا جائے اور ایسا پورے ملک میں ہونا چاہیے۔
- تھانے کے علاقے میں شہریوں کی رائے/نظریات معلوم کرنے کے لیے ریجن/رینج اور ضلعی سطح پر ضروریات کے مطابق افسران کو تعینات کیا جائے۔
- موٹروے پولیس کی طرز پر ٹریفک پولیس کی تشکیل نو کی ضرورت ہے۔
- پولیس کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے مسلسل پولیس ٹریننگ پروگرام منعقد کیے جائیں۔
- پولیس کی بھرتی پر پابندی عائد نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اس سے ٹریننگ شیڈول اور پولیس کا مستقبل متاثر ہوتا ہے۔
- پولیس کے بجٹ پر نظر ثانی ہونی چاہیے۔
- خواتین پولیس اسٹیشنوں اور عام پولیس اسٹیشنوں میں زیر حراست خواتین کے لیے پولیس لاک اپ کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔
- خواتین پولیس آفیسروں کو معاملات (کیس) رجسٹر اور تفتیش کرنے کے اختیارات ملنے چاہئیں۔
- انسانی حقوق کی تربیت پر خصوصی توجہ مرکوز کرتے ہوئے تمام پولیس اہلکاروں کے تربیتی معیارات کو بہتر بنایا جائے۔
- ہروقت پولیس کو حکومت کے پول میں موجود افراد رکھنے چاہئیں جن کو کہیں بھی تعینات کیا جاسکے۔
- سرکاری جامعات میں پولیس ملازمین کے بچوں کے لیے نشستیں یا کوٹہ مخصوص ہونا چاہیے جیسا کہ فوج کے ملازمین کے بچوں کے لیے ہوتا ہے۔
- تفتیشی افسران کو دوران تفتیش جو اخراجات کرنا پڑتے ہیں، ان کی ادائگی کی جانی چاہیے۔
- پولیس کی تنظیم نو، پولیس آرڈر میں دیے گئے خطوط پر ہونی چاہیے۔
- ریجن، رینج اور ضلع کی سطح پر سارے افسران کو وہاں کی مقامی ضروریات کے اعتبار سے منظم کرنا چاہیے۔
- سالانہ خفیہ رپورٹ (اے سی آر) کا معاملہ مشکل ہے کیونکہ افسران اپنے ماتحتوں کی رپورٹ فائل کیے بغیر اپنا تعیناتی کا مقام چھوڑ دیتے ہیں۔ اس معاملے کو زیادہ بہتر طریقے سے چلانے کی ضرورت ہے۔

ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ کمیونٹی نگرانی۔ بہتر نگرانی ہے، شہریوں خصوصاً خواتین کو نہ صرف کمیونٹی نگرانی میں شامل کیا جائے بلکہ پولیس اصلاحات کے لیے بھی ان کی رائے معلوم کی جائے۔

پارلیمنٹیرین کو شہریوں کی شمولیت کے ذریعے ایک اتفاق رائے پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ پولیس کو باصلاحیت، جدید، غیر جانبدار، خدمت میں دلچسپی رکھنے والا شفاف ادارہ کیسے بنایا جائے؟ اور اس سمت میں مناسب اقدامات اٹھائے جائیں۔ اس پوری صورت حال میں شہریوں/مالکان کا ایک بھرم ہونا چاہیے۔

شہریوں کی طرف سے مطالبہ: از طرف شہری۔ برائے بہتر ماحول

شہری برائے بہتر ماحول (شہری سی۔ بی۔ ای)

CITIZENS FOR A BETTER ENVIRONMENT

جی 206 بلاک 2۔ پی ای سی ایچ ایس کراچی۔ 75400، پاکستان

ٹیلی فون 021-34530646, 34382298

E-mail: info@shehri.org (Web site) www.shehri.org

شہری کاایک تعارف

متفکر شہریوں کے لیےایک گروپ نے 1988ء میں شہری کی بنیاد ڈالی تاکہ شہریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا ہو سکے جہاں وہ اپنے مستقبل کے تعین کے لیے اپنی تشویش کا اظہار کر سکیں، اپنے اردگرد کے ماحول میں ہونے والی زبوں حالی کو روکنے کے لیے کام کر سکیں اور اس کی بہتری کے لیے موزوں اصلاحات کر سکیں۔

شہری کراچی شہر میں واقع ہے اور یہ ایک پریشر گروپ اور شعور بیدار کرنے والی تنظیم کے طور پر کام کرتی ہے جس میں شہریوں، سوک اور میٹروپولیٹن اداروں اور حکومت کی اعلیٰ تر سطحوں کے درمیان تعلق قائم کیا جاتا ہے۔

شہری برائے بہتر ماحول، ایک غیر سیاسی تنظیم ہے جو سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے۔ اس کی رکنیت ان سب افراد کے لیے ممکن ہے جو اس کی یادداشت سے اتفاق کرتے ہوں۔ یہ ایک کھلے، شفاف اور جمہوری انداز پر کام کرتی ہے۔ ہر دو سال بعد انتظامی کمیٹی کے انتخابات ہوتے ہیں اس کے حسابات کو چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ آڈٹ کرتے ہیں۔

ہم اپنے شہروں، قصبوں اور گاؤں میں ہونے والی بتدریج ماحولیاتی تباہی کے حالات سے آگاہ ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ صرف عوامی شعور کی بیداری اور عوامی دباؤ کی مؤثر انداز میں ترجمانی سے ہی بے حساب کوتاہی اور بدعنوانی کے عمل کو روکا جا سکتا ہے اور اپنے ماحول میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔

شہری کے مقاصد

- ایک باخبر اور سرگرم معاشرے کے قیام کے لیے کوشش کرنا۔

- مکالمے کو فروغ دینا اور پالیسیوں کی تیاری میں معاونت کرنا۔

- زمین کے استعمال، زوننگ کے انتظامی قوانین اور ضابطوں پر عمل درآمد کو یقینی بنانا۔

- شہری آلودگی کے مسئلے پر قابو پانے کے لیے تحقیق اور دستاویز بندی، مؤثر پالیسیوں کا فروغ اور پہل کاری۔

- تفریحات کی ترقی اور ورثے کے تحفظ کے موضوعات پر کیے جانے والے اقدامات پر تحقیق اور عمل درآمد۔

- اس امر کو یقینی بنانے کی کوشش کرنا کہ ہمارے معاشرے میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں نہ ہوں۔

SHEHRI-CBE

PUBLICATIONS

Please send email request to receive your copy
info@shehri.org